سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعتہ المبارک، 29-مارچ 2024

(یوم الجمعہ، 18- رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 8

623

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک،29-مارچ2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

''ضمنی بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عام بحث''

625

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک،29-مارچ 2024

(یوم الجمعہ،18-رمضان المبارک 1445 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 46 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾

سورۃ الاعلیٰ (آیات نمبر 14 تا 17)

بے شک وہ کامیاب ہوا جو پاک ہو گیا (14) اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی (15) بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پائیدار ہے (17)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں مرید خیرالانام ہوں
میں تو کل بھی ان کا غلام تھا
میں تو اب بھی ان کا غلام ہوں
مجھے عشق ہے تو خُدا سے ہے
مجھے عشق ہے تو رسول ﷺ سے
میرے منہ سے آئے مہک سدا
جو میں نام لوں تیرا جُھوم کے
مجھے عشق سروشمن سے ہے
مجھے عشق ان کے وطن سے ہے
مجھے عشق ان کی گلی سے ہے
مجھے عشق ہے تو علی سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسین سے ہے
مجھے عشق شاہِ زمن سے ہے
میں قمر ہوں شاعر بےنوا
میری حیثیت ہی بھلا ہے کیا
وہ ہیں بادشاہوں کے بادشاہ
میں ہوں ان کے در کا اک ادنیٰ گدا
میرا نسبتوں کا ہے سلسلہ
میرا پنجتن سے ہے رابطہ
میں فقیر خیرالانام ہوں

بحث

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج Supplementary Budget 2022-23 پر discussion ہے جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ آخر میں وزیر خزانہ بحث کو wind up کریں گے۔ میں چودھری محمد اعجاز شفیع کو دعوت دیتا ہوں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Point of Order

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے گزارش کرنی تھی کہ حزب اختلاف کے business, Call Attention Notices and Zero Hours کے حوالے سے order فرمادیں کیونکہ آپ نے کل ٹائم دیا ہے، نہ آج ٹائم دیا ہے اور اس پورے اجلاس میں کسی ایک دن بھی ہمارا business نہیں آیا، ہمارے business کو kill نہ کیا جائے بلکہ اُس کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بجٹ پر جب عام بحث ہوئی تو آپ کے تمام اراکین کو بات کرنے کے لئے بہت زیادہ ٹائم دیا گیا ہے۔ اس میں Call Attention Notices or Zero Hour کی کوئی provision نہیں ہے اس میں صرف Privilege Motions کی provision ہے تو آج کے دن کے لئے کوئی Privilege Motion نہیں ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Cut Motions والے دن business ہوتا ہے۔ آپ پارلیمانی روایات اور پرانا record دیکھ لیں، Cut Motions والے دن Call Attention Notices and Zero Hour بھی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Cut Motions کے علاوہ Adjournment Motions and Privilege Motions ہوتی ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! چونکہ ہماری Adjournment Motions call نہیں کی گئیں تو اُنہیں pending کر دیں، kill نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، pending کر دیتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری دوسری عرض یہ ہے کہ کچھ tolerance پیدا کریں۔ ہر روز دو سے تین گھنٹے اجلاس late شروع ہوتا ہے۔ یہ اربوں کھربوں روپے کا بجٹ ہے آپ ہمیں بولنے کا موقع بھی نہیں دیتے، آپ ہماری بات بھی سُننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کل بھی یہی ہوا ہے۔ کل جناب سپیکر نے بھی اور آپ نے بھی ہمیں زیادہ بات نہیں کرنے دی۔ یہ صوبہ پنجاب کا ایوان ہے اور ہم چار چار لاکھ عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ آپ ٹائم پر اجلاس کیوں نہیں شروع کرتے؟ آپ 10 بجے اجلاس شروع کریں اور آپ CCTV cameras پر check کر لیں کہ اس ایوان میں ہماری entry کتنے بجے ہے۔ آپ حکومت میں ہیں آپ نے business کرنا ہے تو آپ 10 بجے آکر chair پر بیٹھیں اور اپنا کام شروع کر دیں۔ آپ دو گھنٹے late آتے ہیں اور بعد میں ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کو 5 minutes time ملے گا یا آپ کے اتنے بندے بات کر سکتے ہیں۔ کل Cut Motion on Agriculture تھی جس پر ہمارا پورا ملک base کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو پورا موقع تو دیا گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہمیں موقع دیا گیا ہے تو ہم پر کون سا احسان کیا گیا ہے یہ ہمارا right ہے اور ہم نے تو یہاں پر بولنا ہی ہے ناں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ہم گونگے بہرے بن کے یہاں بیٹھ جائیں۔ ہم بات نہ کریں، ہم صرف تنخواہیں لیں، AC والے اس Hall میں آکر بیٹھیں، عوام کی کوئی بات نہ کریں، کوئی آپ پر تنقید نہ کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بیٹھیں۔ آپ میری بات تو سُن لیں۔ ایک تو آپ کسی کی بات سُنتے نہیں ہیں۔ Opposition Benches کے Chief Whip نے جن معزز اراکین کا نام فراہم کیا اُن سب کو بات کرنے کا موقع دیا گیا اور Treasury Benches نے بھی بڑے دل کے ساتھ اُنہیں سُنا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس پر کم از کم دو دن کا ٹائم لکھا ہوا ہے تو آج ہمارے ممبران کو بولنے کا موقع دیں۔ ہم نے تو بولنا ہی ہے اور ہم کوئی غیر پارلیمانی بات نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بولنا آپ کا right ہے لہٰذا آپ کو بولنے کا پورا اختیار ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہاں پر ہر بندہ عوام کی بات کرنے آیا ہے کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کی بات سے اتفاق کروں گا۔ روزانہ کی بنیاد پر ہمارے پہلے دو تین گھنٹے جو ضائع ہو جاتے ہیں اُس کی وجہ سے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ہمارے former Speaker رانا محمد اقبال خان صاحب تشریف فرما ہیں میں نے ان کے ساتھ بھی کام کیا ہے اور میں اُس وقت بھی حزب اختلاف میں تھا تو اُس وقت یہ ہوتا تھا کہ چاہے دو چار معزز اراکین ایوان میں بیٹھے ہوتے تھے تو رانا محمد اقبال خان صاحب تشریف لے آتے تھے اور اجلاس شروع کرا دیتے تھے۔ چونکہ حزب اختلاف کی طرف سے تقاریر زیادہ ہوتی ہیں تو سپیکر صاحب کے آنے سے کام شروع ہو جاتا تھا۔ آدھا گھنٹہ یا پونا گھنٹہ اجلاس دیر سے شروع ہونے کی تو سمجھ آتی ہے لیکن اگر ہم روزانہ دو دو گھنٹے اجلاس late شروع کریں گے تو آخر میں دونوں طرف سے burden پڑتا ہے تو اسی وجہ سے دونوں طرف سے حالات خراب ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ماحول تلخ ہو جاتا ہے تو میرا خیال ہے کہ آئندہ ہم سب دوست مل کر اس کا خیال رکھیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کل agriculture پر ہماری بڑی اہم Cut Motion تھی میں نے سپیکر صاحب سے گزارش بھی کی تھی کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ، بیس یا پچیس minutes لگیں گے لیکن انہوں نے bulldoze کیا اور یہ اُن کا اختیار تھا۔ آپ کے پاس عددی اکثریت ہے اُس میں ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن یہ کوئی اچھا gesture نہیں ہوتا۔ اس اسمبلی کا حُسن اور حکومت کے business کا حُسن حزب اختلاف کی بحث میں ہی ہے۔ حزب اختلاف جتنا بولے گی اُس سے آپ کی credibility بڑھے گی ہم نے تو بولنا ہی ہے ہمیں اِدھر نہیں بولنے دیں گے تو ہم talk

میں بول لیں گے لیکن آپ کو چاہئے کہ اچھی باتوں کو adopt کریں، میرے خیال میں ضِد shows برائے ضِد والا پروگرام نہیں ہونا چاہئے اور یہ پروگرام چلنا بھی نہیں چاہئے۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ میں total demand 617۔ارب روپے بنتی ہے اور 247۔ارب روپے charge کا ہے آپ کو بھی پتا ہے اور ہمیں بھی پتا ہے۔ آپ کا فیصلہ ہے ویسے بھی فیصلے اِدھر عددی اکثریت سے اور bulldoze کر کے ہو رہے ہیں تو یہ بھی ہو ہی جانا ہے۔ اس میں سب سے پہلے میں Irrigation پر بات کروں گا۔ اگر منسٹر صاحب کے پاس یہ کتاب ہے تو آپ صفحہ نمبر 13 سے 21 پر جائیں تو اس پر انہوں نے دو تین heads دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلا 6۔ارب روپے کا head ہے۔ اس کے بعد کروڑوں روپے کے subsidized قرضے ہیں جو معاف کئے گئے ہیں۔ آپ کے علاقہ اور میرے علاقہ میں جو flood area ہے۔ اس میں 6۔ارب روپے لگے ہیں۔ جب flood آتا ہے تو بیوروکریسی کا ایک بڑا عجیب کھوہ کھاتا ہوتا ہے۔ میں نے یہ 6۔ارب روپیہ آج کے دن تک نہیں دیکھا۔ میرے جو دوست دریا کے ساتھ رہتے ہیں، جو flood area میں رہتے ہیں، جن کا حلقہ یا گاؤں دریا کے ساتھ پڑتا ہے تو آج کے دن تک اس flood area پر پیسا لگتا نظر نہیں آتا۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کا دریا آگے نہ جائے۔ میرے خیال میں آج سے دس سال پہلے جو گاؤں دریا کے کنارے تھے آج وہ دریابُرد ہو چکے ہیں۔ یہ 6۔ارب روپیہ اسی خرچ کی مد میں لگا ہے۔ اس میں تفصیل نہیں دی گئی۔ ان خرچوں میں کوئی تفصیل نہیں ہے کہ کون سا ضلع ہے اور کون سا علاقہ ہے جہاں یہ پیسا لگا ہے۔ آپ نے لکھ دیا ہے کہ یہ پیسا flood area کے لئے دیا ہے۔ میں اپنے معزز وزیر کی راہنمائی کرنے یا مدد کرنے کے لئے بتا رہا ہوں۔ میں نے سپلیمنٹری بجٹ کی کتاب کے صفحات نمبر بھی بتائے ہیں۔ یہ چیک کر لیں کہ یہ بندر بانٹ کیوں ہے؟ آپ کا 6۔ارب روپیہ زیادہ لگ رہا ہے یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ یہ عوام کا پیسا ہے۔ یہ ہمارا پیسا نہیں ہے۔ ہم ادھر بیٹھتے ہیں اور یہاں باتیں کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں اس 6۔ارب روپے کا مکمل حساب چاہئے۔ آپ نے اسے عددی اکثریت سے منظور کر لینا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے بھائیوں کو بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اتنے پیسے جو بیوروکریسی مانگتی ہے جبکہ تخمینہ تو دس روپے کا ہوتا ہے اور خرچ پندرہ روپے ہو جاتا ہے اس لئے جو پانچ روپے سپلیمنٹری مانگا جا رہا ہے وہ غلط ہے۔ کیا اس وقت ان

کو معلوم نہیں تھا کہ دس روپے خرچ ہو گا یا پندرہ روپے ہو گا۔ کیا یہ پہلے نہیں مانگ سکتے تھے۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ خرچ کس طرح ہوا ہے۔ انہوں نے 6۔ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی ہے۔ آپ نے ایک estimate لگایا ہے، آپ کی feasibility report بنتی ہے اور execution ہوتی ہے۔ آپ یہ سارا کام کرتے ہیں اور اس کے بعد بھی آپ 6۔ارب روپے مانگ رہے ہیں اور اس جگہ پر مانگ رہے ہیں جہاں کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ جس علاقہ میں سیلاب آتا ہے تو وہاں پر اگلے کام کا کوئی ثبوت نہیں رہتا۔ پچھلے سال والے کام بہہ کر سیلاب کے ساتھ چلے جاتے ہیں اور پیسا بھی چلا جاتا ہے۔ میرے خیال میں ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ پیسے subsidize کئے ہیں اور قرضے معاف کئے ہیں۔ اس محکمہ نے 60 سے 80 کروڑ روپے کا قرضہ معاف کیا ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہونی چاہئے کہ یہ کس category سے معاف ہوا ہے۔ کیا آپ نے کسی کو subsidize کیا ہے؟ اگر کوئی غریب آدمی ہے یا غریب ملازم ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر آپ نے subsidize کر کے قرضہ معاف ہی صرف گریڈ 19 یا 20 کے افسران کا کیا ہے تو پھر یہ بیوروکریسی کی بندر بانٹ ہے۔ اس کی وضاحت ضرور ہونی چاہئے۔ منسٹر صاحب میری طرف گھور کر دیکھ رہے ہیں لیکن میں ان کی assistance کر رہا ہوں۔ یہ اس کو چیک کر لیں گے تو ان کی گورنمنٹ کی جو ساکھ بچ گئی ہے وہ اس میں سے نکل آئے۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد Repair and Maintenance پر بات کروں گا۔ اس کی انہوں نے اقساط بنائی ہیں۔ اس کی ایک قسط 47 کروڑ روپے کی ہے، ایک 17 کروڑ روپے کی ہے اور ایک قسط 16 کروڑ سے زائد کی ہے۔ یہ بہت بڑی رقم بنتی ہے۔ Repair and Maintenance میں بہت گھپلے ہوتے ہیں۔ اس میں revamping and remodeling میں گھپلا ہی گھپلا ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب کم از کم یہ ضرور پوچھیں کہ اتنی بڑی رقم سے repairing or maintenance کہاں سے ہوئی ہے اور جو قرضہ آپ نے subsidize کیا ہے یہ کس کس کو کیا گیا ہے۔ ہمیں ان ملازمین کی تفصیل بتائی جائے۔ اگر آپ گریڈ 1 سے گریڈ 7 تک کا کرتے ہیں تو یہ غریب لوگ ہوتے ہیں۔ یہ جائز بات ہے لیکن اگر آپ گریڈ 18 سے گریڈ 22 تک کے افسران کا قرضہ معاف کر رہے ہیں یا subsidize کر رہے ہیں تو یہ ایک سنگین جرم ہے۔

جناب سپیکر! یہ بڑا ٹیکنیکل محکمہ ہے۔ آپ کے ایک اوور سیئر یا سپروائزر سے لے کر ایک سپرنٹنڈنٹ انجینئر، چیف انجینئر، ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری اور پھر سیکرٹری خزانہ بھی ہوتا ہے جو head کرتا ہے۔ میں وہ سخت الفاظ بولنا نہیں چاہتا لیکن کیا وہ اپنا کام بددیانتی سے کرتے ہیں کہ پانچ روپے کی چیز کا ایک سال بعد کہتے ہیں کہ ہمیں یہ چیز دس روپے میں پڑی ہے۔ اس طرح تو عام دیوار بنانے والا مستری بھی نہیں کرتا جس طرح یہ حکومتی پیسے اور خزانے کے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ عوام کے پیسے کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کی حکومت ہے۔ میں معزز وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس سپلیمنٹری بجٹ کا پوری طرح سے آڈٹ کرایا جائے۔ یہ اللے تللے خرچے اس گورنمنٹ کے ہیں جس کے پاس کوئی mandate نہیں تھا۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی جائز حکومت کو گرا کر ناجائز طریقے سے آئے تھے۔ میری اور اپوزیشن کے اراکین کی طرف سے منسٹر صاحب سے demand ہے کہ آپ کا جتنا سپلیمنٹری بجٹ ہے اس کا آڈٹ کرائیں اور اس کی گہرائی میں جائیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ آپ head میں لکھ دیں کہ 20 روپے لگ گئے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کہاں لگے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جب کوئی گھر کا سامان لینے جاتا ہے تو وہ بھی ایک فہرست بنا کر لاتا ہے۔ یہ تو غریب عوام کا پیسا ہے۔ آپ اس پیسے کے ساتھ اتنا ظلم نہ کریں۔

جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ خود نگہبان آٹا کی صورت میں موقع فراہم کر رہی ہے۔ عوام کو معلوم ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ میں منسٹر صاحب کو بتاتا ہوں کہ اس وقت تک آپ کا جو رمضان پیکج ہے اس سے 10 سے 15 فیصد لوگ مستفید ہوئے ہیں۔ آپ کے گودام بھرے پڑے ہیں۔ میں اپنے پاس سے یہ نہیں کہہ رہا بلکہ اس کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان تحریک انصاف کا اس وقت پولیس کے ساتھ love affair چل رہا ہے۔ ہم سے ان کو بہت پیار ہے۔ یہ ہمیں بالکل spare نہیں کرتے۔ یہ نظر رکھتے ہیں کہ ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں یہ ہمارے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ ہماری حرکات و سکنات پر یہ پوری نظر رکھتے ہیں۔ ہماری دو نہتی خواتین ورکرز کی کل ضمانت ہوئی تھی تو ان کو میانوالی کی پولیس لینے آگئی۔ میرا گھر میانوالی میں ہے اور میانوالی لاہور سے 415 کلومیٹر دور ہے۔ کیا ایک نہتی عورت اتنی خطرناک اور criminal ہے کہ جس نے شادمان لاہور میں offence کیا ہے اور اُسی دن اور اُسی

وقت میانوالی میں بھی جا کر اس نے ہنگامہ آرائی کی ہے اور اس پر بھی FIR درج ہو گئی جس طرح درج ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: order in the House میری دونوں اطراف کے تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ جن حضرات نے خوش گپیاں لگانی ہیں تو lobbies موجود ہیں آپ please وہاں پر تشریف لے جائیں قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں تو آپ سب حضرات ان کی بات غور سے سنیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے پولیس کے لئے 10۔ارب روپے subsidize کئے ہیں۔اس کے صفحہ نمبر 31 سے 39 پر جائیں تو اس میں پولیس کے بارے میں سب لکھا ہوا ہے۔منسٹر صاحب نے بھی اب book منگوالی ہے ویسے میرے پاس book موجود تھی اور میں نے اس میں نشان بھی لگائے ہوئے ہیں منسٹر صاحب ادھر سے ہی دیکھ لیتے، کس کس کو کیا کیا دیا گیا ہے اس میں ہم نے یہ ہی پتا کرنا ہے۔آخر آپ نے قرضے معاف کئے ہیں کہ ہمارا صوبہ، ہمارا ملک اتنا امیر ہو چکا ہے کہ ہم قرضہ معاف کرنے پر آئے ہوئے ہیں، تو ہمیں بتایا جائے کہ کس category میں کتنا کتنا قرضہ معاف ہوا ہے۔کیا محکمانہ قرضے معاف ہوئے ہیں؟ کس کو کیا دیا گیا ہے؟ کیا اس میں کسی سپاہی، حوالدار یا ASI کو کچھ دیا گیا؟ ہمیں یہ بھی بتایا جائے کتنی percentage کس category میں دیا گیا۔اگر ادھر بھی اس طرح وہی گریڈ 18 سے اوپر کے افسران پر اور ان کی گاڑیوں پر خرچ کرتے ہیں۔تو میرے خیال سے یہ ہماری قوم اور ہمارے صوبے کے ساتھ بہت ظلم ہے۔پولیس کی کارکردگی ہم سب کے سامنے ہے۔میرا ڈسٹرکٹ scattered area ہے اس کا کچھ area کے پی کے کے ساتھ ملتا ہے۔میرے اوپر 6 بج کر 15 منٹ پر ایک FIR تھانہ سٹی میں درج ہوئی ہے یہ واقعہ سننے والا ہے میں پورے ہاؤس کے سامنے میں پولیس کی کارکردگی بیان کر دوں جو میرے ساتھ ہوا ہے۔میرے اوپر 6 بج کر 15 منٹ پر ایک FIR ہوئی اور دوسری FIR تھانہ قمر مشانی میں 6 بج کر 35 منٹ پر ہوئی ہے وہ تھانہ ڈسٹرکٹ کرک، بنوں میں ہے۔میرے حلقے سے اس کا درمیانی فاصلہ 255 کلومیٹر ہے اور صرف 30 منٹ کے فرق سے میرے اوپر 255 کلومیٹر دور دوسری FIR ہوتی ہے، 30 منٹ پہلے اس بندے نے

یہاں پر ہنگامہ آرائی کی اور میرے پاس کوئی Jet طیارہ تھا میں اس میں بیٹھ کر 30 منٹ بعد 255 کلومیٹر دور تھانہ پر حملہ کیا۔ یہ تو ہماری پولیس کی کارکردگی ہے تو آگے جب میں مزید پولیس کی کارکردگی کے بارے میں پڑھوں گا تو آپ مزید حیران ہو جائیں گے کیوں کہ یہ آپ کو اور مجھے پورا یقین ہے کہ منسٹر صاحب کے علم میں بھی نہیں ہو گا۔ اس ایک ہزار صفحات کی اس کتاب میں سے میں ان کو نکال نکال کر دوں گا یہ اس کو پڑھیں اور ماتم کریں۔ یہ اپنے حال پر، ہمارے حال پر اور اس صوبہ کے حال پر ماتم کریں، یہ bureaucracy اس صوبے کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ میں کسی پارٹی کو یہاں پر address نہیں کر رہا میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ ہماری لاعلمی ہے کہ ہمیں پتا بھی نہیں ہوتا اس book میں کیا ہے اور اس کو ایک سبز ribbon میں باندھ کر ہمیں اتنی بڑی book پکڑا دی جاتی ہے، اور ہمارا تمام focus ہوتا کہ ہم اپنی legislation branch میں جائیں اور وہاں سے یہ book اٹھائیں اور لے جائیں میں بھی گورنمنٹ میں رہا ہوں میں یہ حقیقت بات کر رہا ہوں۔ یہ 10۔ارب روپے کہاں لگے ہیں ہمیں اس کا ضرور پتا کرنا چاہئے یہ پیسا کس نے لیا، کس شعبے میں خرچ ہوئے ہیں اور کون کون سے افسران کو اس میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ history اٹھا لیں 1937 میں جب پہلی اسمبلی بنی تب سے لے کر آج دن تک کسی بھی پارٹی کے کسی بھی سیاست دان نے اگر ایک روپے یا کوئی بھی favor لی ہے وہ سب on record ہے۔ آج بھی آپ اس کو نکال کر دیکھ لیں سب record میں ہیں اگر کسی کی تیسری نسل نے بھی کوئی favor لی ہے تو اس کا بھی record موجود ہے جب سے یہ اسمبلی بنی ہے جس میں آج ہم fall کر رہے ہیں تو ہمیں ان 10۔ارب روپے کا کیسے پتا نہیں چلے گا۔ جو 10۔ارب روپے انہوں نے write off کروایا ہے جس کسی sense میں کروایا ہے۔ ہمارے IG صاحب کیا اتنے غریب ہو چکے ہیں اور ہمیں پتا چلے کہ ہمارے RPO صاحب کی کیا ضروریات ہیں اگر یہ کسی lower staff کو پیسے گئے ہیں، ہمارے سپاہی ہیں، ASI ہیں ان کی ضروریات ہیں اس حد تک میں اس حق میں ہوں لیکن اگر ایک certain limits سے آگے یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں تو اس کے خلاف ہم احتجاج بھی کریں گے اور اس کے audit کا مطالبہ بھی کریں گے۔ اس پولیس کے حوالے سے ایک اور بڑی مزیدار چیز ہے جو 5۔ارب روپے کے fiscal assets ہیں جس میں 5 کروڑ روپے کی گاڑی گورنر ہاؤس کے لئے خریدی گئی اب دیکھیں گورنر ہاؤس کے لئے گاڑی پنجاب گورنمنٹ خرید کر

دے رہی ہے اس کی کیا ضرورت ہے اس کی وجوہات لکھی گئی ہیں میرے خیال سے گورنر صاحب کے پاس گاڑی نہیں تھی یہ ان کی سکیورٹی گھوڑا گاڑیوں پر سوار ہو کر آتے تھے تو ان کے لئے پانچ کروڑ کی گاڑی خریدنی پڑ گئی یہ وہ الے تللے ہیں جو پچھلے نو ماہ میں، 11 ماہ میں ہمیں ورثے میں ملے ہیں اور وہ گورنمنٹ جس کی ایک ہی ڈیوٹی تھی کہ آپ نے پاکستان تحریک انصاف کے لیڈر، ورکرز ان کی مائیں بہنیں جو بھی پاکستان تحریک انصاف سے related ہیں ان کو crush کرنا ہے۔ اس پولیس کا کوئی کام نہیں تھا۔ اس لئے یہ پانچ کروڑ روپے کی گاڑی definitely پولیس ڈیپارٹمنٹ میں گئی ہو گی لیکن ہمیں یہ پتا چلنا چاہئے کہ ادھر پانچ کروڑ کی گاڑی کیوں گئی ہے وہاں پر کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ میں روزانہ گورنر ہاؤس کے سامنے سے گزرتا ہوں وہاں سے تو ہمیں یہی سننے کو ملتا ہے کہ یہاں پر راستہ بند ہے آپ اوپر سے چلے جائیں یا شادمان سے چلے جائیں۔ گورنر ہاؤس کی طرف daily ایسے روٹ لگا یا ہوتا ہے کہ وہاں پر راستہ ہی نہیں ہوتا وہاں پر تو کوئی VIP آ رہے ہیں اور جا رہے ہیں۔ جس دن گورنر ہاؤس کھلا ہوا اس دن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آج یار ادھر کوئی سکون ہے نہیں تو ادھر اندر تو اتنی بے سکونی ہے کہ ادھر غیر ضروری لوگ آ جا رہے ہیں۔ ایک اور چیز اس میں ہے کہ 12 کروڑ روپے کے سکیورٹی آلات پرائم منسٹر کے لاہور کے سب آفس کے لئے لئے گئے ہیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ اس سے پہلے پرائم منسٹر صاحب کیا کرتے تھے اب مجھے یہ بتائیں کہ 12۔ کروڑ روپے لگانے سے پہلے وزیر اعظم صاحب کی سکیورٹی کا کیا بندوبست تھا؟ اتنے پیسے لگانے کی کوئی وجوہات بیان نہیں کی گئیں۔ Definitely وزیر اعظم کی حفاظت سکیورٹی اداروں کا فرض ہے اور اس پر میری کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ عوام کے genuine ووٹوں سے منتخب ہو کر آنے والے وزیر اعظم کی سکیورٹی تو اداروں کا فرض ہے کہ اس وزیر اعظم کی حفاظت کریں لیکن اُس کو تو اِنہوں نے جیل میں ڈالا ہوا ہے اور فارم 47 کی پیداوار وزیر اعظم کی حفاظت کر رہے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ 12 کروڑ روپے سے سکیورٹی کے آلات اُدھر لگائے گئے ہیں تو اس سے پہلے وہاں پر کیا پوزیشن تھی؟ جس جگہ پر یہ لگائے گئے ہیں اور جن آلات کی جگہ پر یہ لگائے گئے ہیں کیا وہ ختم ہو گئے تھے؟ کیا وزیر اعظم کی سکیورٹی کے لئے پہلے سے لگے ہوئے آلات کافی نہیں تھے؟ یہ پیسے عوام کے ہیں لیکن آپ نے تو عوام کو بھکاری بنایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! چار ساڑھے چار ہزار روپے کا "رمضان پیکج" کا صرف ایک بیگ جس پر ایک تصویر لگی ہوئی ہے جس کے لئے پوری قوم کو آپ نے لائنوں میں لگایا ہوا ہے جبکہ یہاں پر 12 کروڑ روپے کے متعلق یہ بتا رہے ہیں کہ سکیورٹی کے آلات وزیر اعظم کے لاہور کے سب آفس کے لئے خرچ ہوئے۔ یہاں پر چیزوں کو پوائنٹ آؤٹ کرنا ہمارا کام ہے جسے وزیر خزانہ بھی چیک کریں اور میں یہاں ایک بات ضرور بتاؤں گا کہ یہ چیزیں معمولی نہیں ہیں کہ 12 کروڑ روپے کی رقم پر اپوزیشن لیڈر اتنی لمبی تقریر کر رہے ہیں تو یہ رقم اُن لوگوں کی ایک ایک روپے کی کمائی ہے جن کے گھروں سے ہم اُن کی فصلیں اُٹھا کر اونے پونے فروخت کر کے، دس، دس دن وہ بیچارے حبیب بنک اور دیگر کمرشل بنکوں کی لائنوں میں اپنی فصلوں کے پیسے لینے کے لئے لگے ہوتے ہیں لیکن اُنہیں پیسے نہیں ملتے۔ پیسا میرا ہے نہ ہمارے کسی دوست کا، نہ حکومتی بنچز کے کسی دوست کا اور نہ ہی ان کی حکومت یا ان کے لیڈروں کا ہے بلکہ یہ تو اُن بے چارے غریب عوام کا پیسا ہے تو کم از کم یہ تو پوچھا جائے کہ وزیر اعظم صاحب کی سکیورٹی کو یک دم ان کے سب آفس میں کیا threats مل گئے تھے کہ فوری طور پر 12 کروڑ روپے لگا دیئے؟

جناب سپیکر! کمیونیکیشن کے لئے 14۔ ارب روپے رکھا گیا ہے تو میں وزیر خزانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ صفحہ نمبر 106 پر ہے کہ تلہ گنگ اور کوٹ ادو کے اضلاع میں ایڈہاک basis اسامیاں create کی ہیں جس کے لئے اربوں رکھے ہیں۔ اب آپ بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں اور میرے سینئر پارلیمنٹریز honorable سردار شہاب الدین خان اور چودھری اعجاز شفیع بھی جنوبی پنجاب کے ہیں۔ پہلے تو میں یہ پوچھوں گا کہ آپ تین معزز اراکین جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے موجود ہیں تو کسی کو ان 37 اسامیوں کا پتا ہے؟ بالکل پتا نہیں ہے کیونکہ یہ انہوں نے اپنے لئے رکھی ہیں۔ اس لئے رکھی ہیں کہ یہ "گھوسٹ پوسٹیں" ہیں جن کی لسٹ بن کر SE کے پاس جاتی ہے جو ان میں سے سات پوسٹوں کے پیسے خود رکھ لیتے ہیں اور باقی 30 کے پیسے آگے بانٹ دیتے ہیں جو کہ ہر مہینے ہو رہا ہے۔ میں اِسے miscellaneous بے ایمانی اور بد دیانتی کہوں گا جس کا کسی کو پتا ہی نہیں ہوتا اور ریکارڈ پر ہی نہیں آتا۔ اسی مد میں تلہ گنگ میں 37 پوسٹیں create کی گئی ہیں جو کہ پچھلے 9 مہینوں میں کی گئی ہیں۔ 10 سے 14۔ ارب روپے کے درمیان اِنہوں نے roads maintenance کے لئے رکھا ہے۔ سڑکوں کی ایک تو rehabilitation ہوتی ہے اور دوسرا

سڑکوں کی modeling یعنی تھوڑی سی بجری وغیرہ ڈال کر اِسے مرمت کر دیتے ہیں۔ اس مد میں 10۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ کِس کِس جگہ پر کتنی کتنی سڑکوں کی rehabilitation ہوئی ہے اور کتنی revamping ہوئی ہے کیونکہ یہ 10۔ ارب روپے ہی اوورسیئر اور ایس ڈی او سے لے کر سیکرٹری تک پہنچتا ہے۔ اگر ہم ان پیسوں کو اسی طرح ضائع کرتے رہیں گے تو 1172۔ ارب روپے ہمارا خسارے کا بجٹ ہے جو کہ انہی اللوں تللوں کی وجہ سے ہے کہ آپ کا کوئی expenditure meet ہی نہیں کر رہا۔ کوئی expenditure ایسا نہیں ہے جس کی آپ نے estimation لی ہو اور آخر وقت تک اس estimation کو لے کر چلے ہوں۔

جناب سپیکر! یہ عام چیزیں نہیں ہیں اور ہمیں ان کے متعلق سوچنا اور دیکھنا چاہئے۔ آپ کی ایک سکیم آتی ہے جس کے لئے آپ پی اینڈ ڈی کے چکر لگاتے ہیں اور آپ سی اینڈ ڈبلیو کے آفس میں جاتے ہیں۔ سکیم vet ہوتے ہوتے جب اصل شکل میں آتی ہے تو اتنی "shrink" ہو جاتی ہے کہ آپ 15 کلومیٹر کی سڑک لے کر جاتے ہیں جو کہ "shrink" ہوتے ہوتے 9 کلومیٹر تک پہنچتی ہے پھر آپ سے کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کی domain ہے اور اس سے آگے نہیں جا سکتے۔ جب ہماری domains بن گئی ہیں تو ان کی کیوں نہیں بنتی؟ کیا یہ تو نہیں ہے کہ ساری چیزیں indirectly Chief Minister house میں بھی جا رہی ہیں۔ دیکھیں، یہ الزام کِس پر لگنا ہے اور ہم یہ کہیں گے اور ہمارا مُدعا یہ ہے کہ اس میں سے باقاعدہ ایک حصہ جا رہا ہو کیونکہ اِس طرح اتنی بڑی کرپشن نہیں ہو سکتی اور سپلیمنٹری بجٹ ہوتے ہی کرپشن ہیں اور اِس کے علاوہ سپلیمنٹری بجٹ کا اور کوئی وجود نہیں ہے۔ جب آپ نے اتنے محکمے اور ماہرین رکھے ہوئے ہیں تو پھر کیوں دس روپے کی بجائے 15 روپے خرچ کرنے کا بتاتے ہیں؟ یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے اور اس کا مطب یہ ہے کہ یہ آوے کا آوا ہی اُوپر سے نیچے تک بِگڑا ہوا ہے۔ میں یہ صحیح بات کر رہا ہوں کہ جب تک وزیر اعلیٰ کا دفتر ٹھیک نہیں ہو گا تو اُس وقت تک اوورسیئر بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ 650۔ ارب روپے کا ضمنی بجٹ دے رہے ہیں اور کسی کو پتا ہی نہیں ہے۔ اِس میں چھوٹے چھوٹے heads ہیں جنہیں آپ خود دیکھ سکتے ہیں اور میں کوئی سیاسی تقریر نہیں کر رہا بلکہ میں اِنہیں جگا رہا ہوں کہ خدارا بس کریں کیونکہ ہماری قوم 1985 سے میاں نواز شریف کی فیملی کی تیسری نسل کو اقتدار میں آتے ہوئے دیکھ رہی ہے اور ابھی بھی وہی کام ہیں لیکن

اب عوام جاگ چکی ہے۔ ٹھیک ہے آپ نے ہمارا مینڈیٹ ہم سے چھین لیا ہے لیکن عوام کے دِلوں سے آپ عمران خان کو نہیں نِکال سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہزار صفحے کی اس کتاب میں دو بڑے magical صفحے ہیں جن پر میں بات کرنا چاہوں گا کیونکہ اِس پر میرے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے اور اگر اِس پر میں بولنا چاہوں تو دو گھنٹے تک ان کی بد دیانتی اور بُرائیوں پر بول سکتا ہوں۔ جو اِدھر ہو رہا ہے میں اِس کی نشاندہی کر رہا ہوں کیونکہ اِنہیں کوئی پتا نہیں ہے۔ اِس 617 ۔ ارب روپے کے ضمنی بجٹ میں سے state trading in food grains and sugar اس کے آگے 208۔ ارب روپے ہے جو صفحہ 119 پر ہے تو آپ اسے کتاب منگوا کر چیک کر لیں کیونکہ یہ ایک ہی صفحے پر لکھا ہوا ہے بس۔ آگے اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے اور اتنی بڑی رقم کے متعلق کچھ بھی نہیں لکھا ہوا کہ یہ 208۔ ارب روپے ہے کیا۔ آپ کے 617۔ ارب روپے میں سے یہ 208۔ ارب روپے صرف ایک صفحے پر لکھا ہوا ہے۔ یہ وہ 208۔ ارب روپے ہیں جو "سندھ ہاؤس" میں بد معاشیاں شروع ہوئی تھیں، جو سندھ ہاؤس سے کام شروع ہوا تھا اور یہ پیسے اُن لوگوں کو دیئے گئے تھے یعنی 9۔ اپریل کو ایک منتخب حکومت کو گرانے کے لئے پیسے وہاں استعمال ہوئے۔ یہ وہی شوگر مافیا ہے کہ آخر میں food grains and sugar تین لفظ لکھے ہیں اور اس میں آپ جو کچھ بھی سمانا چاہیں سما جائے گا۔ شوگر مافیا کا یہ وہ لفظ ہے جو 1985 کے بعد ہماری جڑوں میں بیٹھ گیا ہے۔ یہ 208۔ ارب روپے صفحہ نمبر 119 پر درج ہے تو اِس کے متعلق یہ تو بتا دیں کہ اِس کا ہوا کیا ہے؟ یہ کس مد میں دیا گیا ہے؟ صرف ایک صفحہ ہے اور آپ اِس کتاب کو دیکھیں بلکہ آپ خود اِسے اپنے چیمبر میں چیک کر لیں کہ صفحہ نمبر 119 پر یہی لکھا ہوا ہے کہ اِس کی مد میں یہ پیسے دیئے گئے ہیں اور آگے اِس کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، غلط ہے یا صحیح ہے جو کچھ بھی ہے تو آپ پولیس کو ضمنی گرانٹ دے رہے ہیں، آپ کمیونیکیشن کو دے رہے ہیں، آپ Irrigation کو دے رہے ہیں تو کم از کم ان کے متعلق جھوٹی سچی تفصیل تو لکھی ہوئی ہے لیکن اِس head کی تو کوئی تفصیل ہی نہیں ہے کہ 208۔ ارب۔ روپے کہاں گئے۔ اِس طرح نہیں ہوتا اور لوگ ہماری طرف ریلیف لینے کے لئے دیکھ رہے ہیں مگر ہمارے پاس اربوں روپے کا حساب ہی نہیں ہے۔ مریم نواز شریف صاحبہ نے اپنے انتخابی جلسوں میں تقاریر کے دوران کہا تھا اور آپ وہ تقاریر اُٹھا کر دیکھ لیں کیونکہ ہر تقریر میں یہ وعدہ ہوا تھا کہ بجلی کے 300 یونٹ غریبوں کو مُفت دیں

گے۔300 یونٹ مُفت دینے کی بجائے کل یہ پانچ روپے فی یونٹ بڑھا رہے ہیں۔208۔ارب روپے surplus کر کے سپلیمنٹری گرانٹ میں مانگا جا رہا ہے۔ اِس کے بعد اِسی کتاب کے صفحہ 333 پر 225۔ارب روپے repayment of loan and other entities یہ دیکھیں کہ اس میں کیا ہے؟ یہ 225۔ارب روپے اور 208۔ارب روپے 432۔ارب روپے بن گئے۔ اس ہزار صفحے کی بک میں 617۔ارب روپے میں سے 433۔ارب روپے کا تو حساب ہی کوئی نہیں ہے جو کہ یہ 70 فیصد بنتا ہے ایک ایک صفحہ پر لکھا ہوا ہے، کہیں یہ پیسے لگے ہوں گے، کسی مد میں یہ پیسے دیئے گئے ہوں گے، یہ شوگر مافیا کی، definitely ہم ضرور اس طرف جائیں گے کیونکہ جو conflict of interest ہوتا ہے، حضرت ابو بکر صدیق ؓ جس وقت خلیفہ وقت بنے تھے ان کا کپڑے کا کاروبار تھا انہوں نے وہ کاروبار ختم کر دیا تھا لیکن یہ شوگر اور ان چیزوں میں 432۔ارب روپے رکھ رہے ہیں۔ شریف فیملی کی کتنی ملز ہیں؟ تین چار ملز کو تو میں بھی جانتا ہوں، رمضان شوگر مل ہے اور اتفاق شوگر مل ہے تو آپ 450۔ ارب روپے رکھ رہے ہیں اور ہمیں پتا نہیں ہے کہ کدھر کیا ہے؟ ہم سمجھتے نہیں ہیں ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ پیسا اُدھر ہی گیا ہے کیونکہ سمجھنا تو شک کی بات ہوتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کا حساب دیا جائے کہ یہ 432۔ارب روپے جو 70 فیصد اس total supplementary budget کا بنتا ہے۔ یہ total budget کا 70 فیصد بنتا ہے، یہ ایک ہزار صفحے کی کتاب ہے اور اس کے دو صفحوں پر 432۔ارب روپے سمو گیا ہے۔ یہ اس طرح نہیں ہوتا یہ عوام کا پیسا ہے میں اس پر جتنا بھی بولوں اور میرے دوسرے دوستوں نے بھی بولنا ہے پھر وہی مسئلہ بنتا ہے کہ ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔ میں ایک بات کے ساتھ conclude کروں گا کہ دیکھیں کہ یہ عوام کا پیسا ہے 1985 میں ایک گورنمنٹ آئی شاید آپ کے بزرگ بھی اس میں ہوں گے اور ہمارے بزرگ بھی ان اسمبلیوں میں تھے اس وقت جو صوابدیدی پاور ہوتی تھیں وہ چیف منسٹر کی ہوتی تھیں جو کہ اس کی ایک limit ہوتی تھی کہ چیف منسٹر اتنی حد تک خرچ کر سکتا ہے۔ اگر آپ 1988 کی اسمبلی کی proceeding دیکھیں، ہم مسلمانوں کے نزدیک سپریم پاور اور لاتعداد اختیارات میرے اللہ کی ذات کے پاس ہیں اور میں نے وہ proceeding پڑھی ہے تو اس وقت کے اپوزیشن لیڈر نواب زادہ غضنفر گل صاحب تھے انہوں نے یہ کہا تھا کہ آپ یہ جو کام کر رہے ہیں یہ آپ اللہ کی حدوں کو چھو رہے ہیں کیونکہ لاتعداد اختیارات نہیں ہوتے تو اس وقت میاں نواز شریف نے اپنے صوابدیدی

اختیارات کی limit ختم کی تھی۔ یہ آج اسی چیزوں کا نتیجہ ہے اور انہی باتوں کا نتیجہ ہے کہ ہم یہاں پر کھڑے ہیں، آپ کی ذاتی خواہشات اور اقتدار کا ہوس آپ کو اس جگہ پر لے کر جاتا ہے۔۔۔

محترمہ رخسانہ کوثر: یہ غلط بات ہے یہ اللہ کی حدود کو چھونے کی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please تشریف رکھیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر رہے ہیں آپ انہیں بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر اتنا عرض کروں گا کہ 1985 سے 2024 میں جو governments ہیں وہ تین نسلوں تک جا چکی ہیں۔ انہوں نے ہم سے گورنمنٹ چھین لی ہے، انہوں نے ہماری special interest کی سیٹیں جیتی ہیں، انہوں نے فارم 47 کے ذریعے ہمارے 100 اراکین کی سیٹیں چھین لی ہیں، ٹھیک ہے لیکن اللہ کی ذات دیکھ رہی ہے اور ایک دن آئے گا کہ ان کا گریبان ہو گا اور عوام کا ہاتھ ہو گا۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شکیلہ جاوید!

محترمہ شکیلہ جاوید: جناب سپیکر! میں خداوند کا شکریہ ادا کرتی ہوں اس وقت کے لئے اور جن کو خدا نے عزت بخشی ہے اس سارے ایوان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ خدا نے ہم سب کو بڑی عزت دی ہے۔ خداوند کی شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! میرا مسیحی قوم سے تعلق ہے اور ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے جب بڑے سے بڑا لیڈر آکر کہتا ہے کہ ہم Missionary سکولوں سے پڑھے ہیں، ہم Convent سے پڑھے ہیں۔ ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ہماری قوم نے ملک کی ایسی خدمت کی ہے اور خداوند کا شکر ہے کہ پیپلز پارٹی ایک positive mind پارٹی ہے اور ہم ان کا احترام کرتے ہیں جب ان کو چالیس سال بعد یہ انصاف ملا اور انہوں نے مانا کہ یہ ہماری غلطی تھی اور ان کا ایک جوڈیشری قتل ہوا تو ہمیں خوشی ہوئی کہ ان کو چالیس سال بعد انصاف ملا۔ ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ 1972 میں ان سے بھی ایک غلطی ہوئی تھی اور وہ بھی بڑے اخلاقیات کے ساتھ اس کو قبول کریں۔ جب انہوں نے 1972 میں مسیحی اداروں کو گورنمنٹ کی تحویل لیا تھا اس کی وجہ سے مسیحی قوم کا ایک قتل ہوا۔ اس وقت ہر سکول اور کالجوں میں پروفیسرز اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کرسچن

نظر آتے تھے لیکن اس ایک فیصلے کی وجہ سے پوری قوم کے معیار کو دیکھیں کہ جس قوم نے لوگوں کے ہاتھوں میں قلم دیا آج ان کے ہاتھ میں کیا ہے؟ ہم خداوند کا شکر ادا کرتے ہیں کہ مسیحی قوم کو ایسے ہیرو کی ضرورت ہے جو اس کو واپس اس معیار تک لائے جب قائد ایوان محترمہ مریم نواز شریف نے آکر کہا کہ اقلیت میرے ماتھے کا جھومر ہیں اور میرے سر کا تاج ہیں تو مسیحی قوم کو بڑی خوشی ہوئی کہ ایک ایسے لیڈر کے منتظر تھے جو واپس اس قوم کو اس معیار تک لے کر آسکے تو اس چیز کو لے کر قوم کے اندر ایک خوشی پائی جاتی ہے۔ ہم بھی قائد ایوان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسیحی قوم ایک ایسی قوم ہے کہ جن کے خون میں ایجوکیشن اور میڈیکل بستا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب ڈاکٹر روتھ فاؤ اس ملک میں آئی تو وہ اس وقت ایک گائنی ڈاکٹر تھی بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ وہ ایک گائنی ڈاکٹر تھیں لیکن جب اس ملک میں آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ کوڑھ کی بیماری ملک کو کیسے لپیٹ میں لئے ہوئے ہے تو اس عورت نے اس پر دوبارہ ریسرچ کی اور جن لوگوں نے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کو اس بیماری کی وجہ سے دور کر دیا اور کوئی بھی ان کے ساتھ ہاتھ ملانے کے لئے تیار نہیں تھا بلکہ ان کو تھرو کرکے کھانا دیا جاتا تھا لیکن ڈاکٹر روتھ فاؤ نے آکر اس قوم کے لئے دوبارہ اس بیماری پر ریسرچ کی اور اس کوڑھ کی بیماری کے لئے poison ثابت ہوئیں اور اس نے قوم کو اس بیماری سے آزاد کروایا۔ انہوں نے حیران کن طریقے سے خدمت کی پھر جب وہ ملک میں آئیں تو ان کی ایک گورے کے ساتھ engagement ہوئی تھی لیکن آپ ان کی sacrifice دیکھیں کہ اس نے کہا کہ ان لوگوں کو میری زیادہ ضرورت ہے، اس نے اپنے اس ارادہ کو چھوڑا اور لوگوں کے لئے اپنی شادی کو چھوڑا بلکہ اپنی قوم کے لئے، اس ملک پاکستان کے لئے اور بیماروں کے لئے اپنی زندگی اور اپنی خوشیاں وقف کر دیں۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ اس قوم کی ہیرو بنی اور وہ آج اس مٹی میں سپرد خاک ہیں۔

جناب سپیکر! ہم اپنی قائد ایوان سے یہ request کرتے ہیں کہ ہم ایک ایسا مواد ہیں جن کے خون میں ایجوکیشن اور میڈیکل بستا ہے ایسے مواد کو ضائع نہ کریں بلکہ اس قوم کو اسی پیمانے پر استعمال کیا جائے جو ہم ہیں۔ اگر ہم دیکھیں تو اس ایک فیصلے کی وجہ سے جو لوگوں کا حال ہوا وہ آج کس جگہ پر ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کیا ہے؟ اگر آپ دیکھیں تو ایسے لوگوں کے لئے جو چھوٹی چھوٹی jobs کرتے ہیں اور ان janitorial peoples کو باہر کے ملکوں میں ڈیڑھ گنا تنخواہ

دی جاتی ہے۔ میں request کرتی ہوں کہ آپ بھی ایسے لوگوں کو اوپر اٹھانے کے لئے ڈیڑھ گنا تنخواہ دیں تاکہ وہ اپنا گزارہ بھی کر سکیں اور اپنے لوگوں کے ہاتھوں میں اور اپنے بچوں کے ہاتھوں میں دوبارہ قلم بھی دیں سکیں۔ اس ملک کے لئے تو ہماری محبت اس طرح سے ہے کہ ہمارے ہاتھ اس ملک کے لئے اس طرح سے safe ہیں کہ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں اور ہم ملک کے ساتھ اس طرح سے وفادار رہیں کہ اگر آپ اپنے ملک میں اسیر بھی ہیں تو اس ملک کی سلامتی چاہتے ہیں کیونکہ اس ملک کی سلامتی میں تمہاری سلامتی ہے۔ اگر آپ flag پر دیکھیں کہ جس نے یہ flag بنایا اس نے ہمارا کیا حصہ رکھا، اس میں امن کو اوپر اٹھانے کا جو حصہ ہے وہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ میں اپنے اس ایوان سے request کرتی ہوں کہ ان janitorial peoples کی جو pay ہے جیسے دوسرے ملکوں میں ڈیڑھ گنا تنخواہ ہے اس طرح کر دی جائے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! please wind up کریں۔

محترمہ شکیلہ جاوید: جی، ضرور۔ میں اپنی بات اس بات کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گی کہ میں اپنی پارٹی مسلم لیگ (ن) کی قیادت، میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف سے request کرنا چاہوں گی کہ آج بھی ہم ساری قوم پہلے تو ملک پاکستان کے لئے، پھر اپنی قوم کے لئے، پھر اپنی پارٹی کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں پاکستان زندہ باد۔

MR DEPUTY SPEAKER: Honorable members attention please! The Hon'ble Malik Muhammad Ahmad Khan Speaker Provincial Assembly of the Punjab invites you to the new member orientation and Iftar dinner for newly elected members of the Provincial Assembly of the Punjab at 2:30 pm today. میں آپ تمام معزز اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ تمام معزز اراکین Grand Ball Room 8-A Pearl Continental وہاں پر تشریف لے آئیے گا۔ بہت شکریہ۔ جی، محترم اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! حکم یہ ہے کہ جب اذان ہو جائے تو اپنے کام کاج چھوڑ کر جمعہ کی تیاری کی طرف۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ 1 بجے تک بات کر لیں، جمعہ کا وقفہ کر لیں گے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! قرآن کا حکم ہے اُس کو مقدم کرنا یا آپ کے حکم کو مقدم کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ابھی جمعہ کی پہلی اذان ہوئی ہے تو 1 بج کر 15 منٹ پر یہاں پر جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلی اذان کے بارے میں ہی لکھا ہوا ہے کہ جب پہلی اذان ہو جائے تو کام کاج چھوڑ کر جمعہ کی تیاری کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ہم سب نے جمعہ پڑھنا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر آپ اس پر ruling دے دیں کہ یہ ruling fake ہے تو میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ہم ایک بجے جمعہ کی نماز کی break لیں گے کیوں کہ 1 بج کر 15 منٹ پر جمعہ کی نماز ہوتی ہے آپ please بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرے دوست کہہ رہے ہیں حکم عدولی بہت بڑا کفر ہے تو یہ میں آپ کے ہی کھاتے میں ڈال رہا ہوں، آپ کے حکم پر بات کر رہا ہوں۔ شکریہ۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یہ جو ضمنی بجٹ ہے اس میں بہت ساری چیزیں unforeseen رکھی گئی ہیں میرا خیال ہے کہ یہ افسر تو نہیں clerk ہی بناتے ہیں کیوں کہ وہ copy paste کر لیتے ہیں اور آگے چل جاتا ہے۔ افسران کو کم از کم اتنی training دینی چاہئے کہ جو اخراجات اُن کو دیئے گئے ہیں، جو بجٹ دیا گیا ہے اُسی کے اندر رہ کر اپنے اخراجات کریں کیوں کہ اگر unforeseen budget آئے گا تو یہ ایک bad management ہوتی ہے۔ اس سے سمجھا جاتا کہ کرپشن کو فروغ دیا جا رہا ہے، اس سے بہت ساری دھاندلی اور بہت سارے

issues ہوتے ہیں۔ میں اس کو بیوروکریسی نہیں کہوں گا بوراکریسی کہتا ہوں کیوں کہ 1 ہزار pages کا پلندہ بنا کر ہمارے ہاتھ میں دے دیا ہے اُس کا مطلب نہیں ہے۔ آپ میں اگر اتنی common sense نہیں ہے کہ آپ بجٹ کے اندر رہ کر اپنے اخراجات کر سکیں تو آپ کو ہم جو اتنی facilities دے رہے ہیں وہ کس لئے دے رہے ہیں؟ آپ اربوں کھربوں روپے ہم سے تنخواہیں اور دوسری چیزوں میں charge کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ اسی طرح ہے کہ ایک عورت اگر گھر کے بجٹ میں اپنے اخراجات کنٹرول نہ کرے تو گھر کی مالکن نہیں بن سکتی۔ اسی طرح وہ کوئی حکومت بھی نالائق اور نااہل ہی ہوتی ہے جو ضمنی بجٹ لے کر آتی ہے میں سب سے پہلے یہ General Administration کے اوپر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House! آغا صاحب! Please تشریف رکھیں۔

(شوروغل)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس میں 29 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ آپ پہلے House in order کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please زبیر خان صاحب تشریف رکھیں، آغا علی حیدر صاحب تشریف رکھیں۔ معزز رکن بات کر رہے ہیں اُن کی بات توجہ سے سنیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ side کے اراکین ہیں، یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ ہاؤس میں مچھلی منڈی بنی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ please اپنی بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کس طرح بات جاری رکھیں۔ ہاؤس میں اتنا شور ہے۔ House in order ہو گا تو بات ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please. جی، میاں صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! General Administration کا 29 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے، صرف دو چار لائنوں کے اوپر کچھ نہیں بتایا گیا ہے کہ یہ کس لئے اور کہاں خرچ ہونے ہیں یہ دو pages ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری جو administration ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی overhauling ہونے والی ہے کیوں کہ کوئی بھی گورنمنٹ، جو بھی بجٹ رکھتی ہے یہ نیچے عوام تک اُس کا relief کبھی بھی نہیں جانے دیتے، اگر یہ 29 کروڑ ہیں یہ بہت بڑی figure ہے اس کی کوئی justification نہیں بتائی گئی، کوئی دو لفظ نہیں لکھے گئے کہ یہ ہم نے یہاں یہاں خرچ کرنے ہیں، سارا hidden رکھا گیا ہے۔ غریب عوام کو کس طرح relief ملنا ہے یہ راستے میں ہی کُھپلے کر کے اپنے اللے تللے کاموں کے لئے سارا پیسا رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہاں پورے مقدس ایوان کو جھوٹ بولنے پر اور ان کے جھوٹے اور فراڈ کے پیسوں کو approval کروانے کے لئے یہاں کھڑا کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے فنانس منسٹر کو اور چیف منسٹر صاحبہ کو بھی بجائے آنکھیں بند کر کے یہ کتابیں ہمارے سامنے رکھ دیتے ہیں اُن سے پوچھیں کہ یہ 29 کروڑ روپے کس چیز کے پیسے ہیں۔ اسی طرح publicity کی ضرورت اُن کو ہوتی ہے جو Private Limited Companies ہوتی ہیں کیوں کہ انہوں نے اپنی چیزیں sell کرنی ہوتی ہیں وہ ٹی وی پر آکر، billboard لگا کر چیزیں sell کرتی ہیں۔ Governments کی اپنی performance سے sell ہوتی ہیں وہ اپنی performance دے کر لوگوں کو بتاتی ہیں کہ یہاں ہماری writ of the government ہے یہاں Demand No 17 fund for publicity campaign of Provincial Government Department 20 crore rupees یہ کس چیز کا 20 کروڑ روپیہ ہے؟ ہم کوئی Private Limited Company ہیں یا Ahl-e-Shareef Limited Company ہیں کہ اپنی تصویریں بنا کر hanger کریں گے اور نیچے ایک material لکھ دیں گے material پڑھا نہیں جاتا تصویر ہی تصویر ہوتی ہے۔ کیا اس purpose کے لئے 20 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے کوئی detail نہیں ہے کہ کس چیز کی publicity کرنی ہے؟ آپ اپنی performance دکھائیں، گورنمنٹ اپنی writ پیدا کرے، گورنمنٹ غریب آدمی کو relief دے، گورنمنٹ ایجوکیشن سیکٹر کو promote کرے، وہاں اپنی writ دکھائے، agriculture کو promote کر کے

دکھائے، اُن چیزوں پر آپ کا focus نہیں ہے اور آپ کا focus صرف pictures and banners پر ہے جس کے لئے آپ نے 20 کروڑ روپے رکھے ہیں جس کی کوئی justification نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح انہوں نے پولیس کے لئے 10۔ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے۔ میں دو چیزیں پڑھ کے سنا رہا ہوں وہ ذرا سننے والی ہیں، کیا پنجاب کی 14 کروڑ عوام نے 8۔فروری کو یہ مینڈیٹ نہیں دیا کہ ہمارا حقیقی لیڈر عمران خان ہے۔ آج ہم جتنے بھی منتخب نمائندے ہیں یہ قیدی نمبر 804 کی وجہ سے ہیں ہم یہاں ایوان میں اسی کے ووٹ کے ذریعے سے آئے ہیں۔ یہ بھی سن لیں کہ allotment of additional fund to meet the requirement during the ongoing long march by the PTI during the current year 2022-2023. ہم جتنے بھی نمائندے ہیں، ہم یہاں لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور پورے پنجاب کی 80 فیصد عوام نے عمران خان کے حق میں فیصلہ دیا تھا تو کیا ہم اس پاکستان کے شہری نہیں ہیں، کیا Constitution کا آرٹیکل-16 Freedom of Assembly ہمیں حق نہیں دیتا، کیا آرٹیکل-19 Freedom of Speech ہمیں حق نہیں دیتا تو یہ 5 کروڑ روپے کس چیز کے لئے رکھے گئے ہیں۔ دوسرا خرچہ سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Food related expense during the PTI long march پانچ کروڑ روپے رکھے گئے یہ سارا کرپشن کرنے کے لئے پیسہ رکھا گیا ہے، کیا ہمیں لانگ مارچ کرنے کی اجازت نہیں ہے، کیا ہمیں Constitution اجازت نہیں دیتا، کیا صرف پٹواری ہی یہ کام کر سکتے ہیں، کیا قیدی نمبر 804 کے جو جانثار لوگ ہیں ان لوگوں کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔ آپ اپنی speech wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں اپنی speech windup کر رہا ہوں۔ یہ Budget Book ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے تو میں 5 منٹ میں کیسے اتنی بڑی Budget Book پر بات کر سکتا ہوں؟ میرا بات کرنے کا حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! دیکھیں آپ سے پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن اس پر بہت طویل گفتگو کر چکے ہیں۔ اب ہر معزز رکن کے لئے 5 منٹ کا وقت رکھا گیا ہے۔ اگر میں آپ کو زیادہ وقت دوں گا تو مجھے پھر اس طرف جو اراکین بیٹھے ہیں ان کو بھی زیادہ وقت دینا پڑے گا۔ اس طرح نہ کریں میں نے ہاؤس کو بھی چلانا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ اُن کو بھی ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے لہٰذا اب آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔ آپ اپنی speech wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! لانگ مارچ کو روکنے کے لئے 5 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو ان کو اس بات پر شرم آنی چاہئے۔ ایسی پولیس کو ڈوب کے مر جانا چاہئے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! ایسا نہ کریں آپ چودھری صاحب کو ٹائم دیں کیونکہ یہ بہت اہم issues پر بات کر رہے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! انہوں نے 5 کروڑ روپے صرف کھانے کے لئے لانگ مارچ کے حوالے سے رکھے ہیں تو ان کو شرم آنی چاہئے، یہ ہماری حفاظت کے لئے ہیں۔ آگے سنیں ایک اور فنڈ رکھا گیا ہے جس کا (5) item number ہے Requirement of New Vehicles for Punjab Police اس کے لئے 5۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ ہم نے پچھلے ایک سال میں دیکھا ہے کہ کوئی گاؤں یا محلہ ایسا نہیں ہے جہاں پولیس کے غنڈوں نے اور جو وردی پہنے ہوئے ایک مافیا ہے اس نے ہمارا کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا جس کی چادر چار دیواری کا تقدس پامال نہ کیا ہو تو ان کو 5۔ ارب روپے پھر اسی مقصد کے لئے دے دیئے جائیں۔ یہ ہمارے محافظ ہیں یا ہمارے اوپر حملہ کرنے والے، ہماری عزتوں کے ساتھ کھیلنے والے اور ہمارے گھروں کی

عزتوں کو پامال کرنے والے لوگ ہیں تو کیا ایسے لوگوں کو غریب عوام کے 5-ارب روپے دے دیئے جائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! نہیں، میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! دیکھیں کہ میرے پاس بہت طویل فہرست ہے اور میں نے سب کو بات کرنے کا موقع دینا ہے۔ یہاں باقی سب معزز اراکین نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ جو پولیس کے لئے 10-ارب روپے رکھے ہیں۔ میں آج آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہماری پنجاب اسمبلی کو تھانہ قلعہ گجر سنگھ لگتا ہے یہ میرے پاس ایف آئی آر درج کروانے کے لئے ایک تحریر ہے جو کہ میرا Constitutional right ہے کہ میں جو بھی تحریر دوں گا اس کو تھانے والے لینے کے لئے bound ہوں گے۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ 471/468/420 کی ایک ایف آئی آر کی تحریر میرے پاس ہے کہ اس ہاؤس میں جتنے چور بیٹھے ہیں جنہوں نے 420 کر کے فارم 45---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ جی، اب محترم بلال یامین اپنی بات کریں۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد بلال یامین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! Please House in order کروائیں۔ ان کو حکم دیجئے گا کہ یہ اب تشریف رکھیں۔ میں آپ سے ملتمس ہوں کہ ان سے گزارش کیجئے گا کہ تشریف رکھیں۔ ہم نے قائد حزب اختلاف صاحب کی تقریر بڑے احترام اور ادب سے سنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے کل بھی اسی طرح سے کیا تھا لہٰذا اب ایسا نہ کریں ایسا بالکل نہیں چلے گا۔ جی، بلال یامین صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر کے دوران۔۔ House in order کروائیں۔(شوروغل)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات مکمل نہیں کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں نے آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دیا ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، اپوزیشن لیڈر نے سوا گھنٹے سے زیادہ بات کی ہے تو وہ جتنی مرضی دیر بات کر سکتے ہیں لیکن آپ نہ اپوزیشن لیڈر ہیں اور نہ ہی ڈپٹی اپوزیشن لیڈر ہیں۔ اب آپ اس طرح نہ کریں کیونکہ باقی بھی اراکین نے ابھی بات کرنی ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، بلال یامین صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر بڑے غور سے سنی ہے۔ میں نے میاں صاحب کے اعتراضات بھی ہمہ تن گوش ہو کر سنے ہیں کیونکہ میں جاننا چاہتا تھا کہ ہماری حکومت سے کیا غلطیاں ہو رہی ہیں؟ ہم سمجھتے تھے کہ قائد حزب اختلاف حکومت کی راہنمائی فرماتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس ہمیشہ کی طرح یہی سننے کو ملا کیونکہ شاید یہ سیاسی تاریخ سے نابلد تھے یا ان کے علم میں نہیں تھا کہ جب 2013 کے انتخابات ہوئے تو KPK میں دو سیٹوں کی majority کے ساتھ ان کی پارٹی کو lead ملی تو میں یہ تاریخی بات عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے قائد میاں نواز شریف نے ان کو وزیر اعلیٰ منتخب کرنے کا موقع دیا جبکہ وہاں اس وقت بھی مسلم لیگ(ن) حکومت بنانے کی پوری اہلیت اور اسمبلی ممبران کی تعداد بھی رکھتی تھی۔ 2018 میں میرے قائد میاں شہباز شریف نے بطور قائد حزب اختلاف تقریر کی اور ملک میں میثاق معیشت کی بات کی اور کہا کہ باقی تمام باتیں اپنی جگہ آیئے ملک کو آگے لے کر چلیں اور میثاق معیشت کرتے ہیں لیکن ان کا پرائم منسٹر 4 گھنٹے میں تیار ہو کر اسمبلی میں صرف 10 منٹ کے لئے آیا کرتا تھا۔ انہوں نے پانچ سال تک اس بات کو نہیں مانا، اقتدار کی خاطر۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! او چھوکروٹو! بیٹھ جاؤ میری بات سن لو۔ چھوکروٹو۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please no cross talk.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں آپ سے ان کے اعتراضات کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ صاحبہ کے آفس پر الزامات لگائے تو میں ان الزامات کے بارے میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو بزداری حکومت کے کارنامے بتا سکتا ہوں۔ میں اُس کے وقت کے وزیر اعلیٰ اور ان کے افسروں کی بھی آپ بیتی سنا سکتا ہوں کہ اُس وقت بدبُودار سی ایم ہاؤس اور اُس کے بدبودار منصوبے تھے جب یہ لوگ اقتدار میں تھے اُس وقت یہ مافیا تھا ہر ایم پی اے، ہر ایم این اے اور ہر وزیر اور وزیر اعلیٰ کمیشن لے رہا تھا، اُس وقت ان کو کوئی کرپشن نظر نہیں آئی، انہوں نے پانچ سالوں میں پانچ سپلیمنٹری بجٹ پیش کئے اُس وقت یہ نہیں دیکھ رہے تھے کہ یہ افسران کیسے ہیں اور ان کی کیا کارکردگی ہے؟ آج پولیس ڈیپارٹمنٹ پر الزام لگایا جارہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب پولیس اِس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کے ماتھے کا جُھومر اور سر کا تاج ہے۔ وہ state کی writ قائم کرتی ہے اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کے سینکڑوں لوگ شہید ہوئے ہیں جنہوں نے اس ملک کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے، جس میں اگر میں صفت غیور کا نام لوں جو ایک آئی جی لیول کا آفیسر تھا۔۔۔ (شوروغل)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ بیٹھ جائیں اور اپنی باری پر بات کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please no cross talk. Order in the House.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی موقع ہے کہ ہمیں اپنے طور طریقے ٹھیک کرنے چاہئیں، ان کو چاہئے کہ ہماری باتیں غور سے سنیں کیونکہ ہم بھی ان کی گفتگو، ان کے اعتراضات اور ان کی باتیں بڑے احترام کے ساتھ سنتے ہیں اور اس سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اپوزیشن تیاری کے ساتھ آئے تو وہ ایوان کا حسن بھی ہوتی ہے لیکن ان کے منہ سے فارم 45 اور فارم 47 ہی سنتے ہیں یہ فیض آباد کے فیض یاب لوگ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Please no cross talk.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! یہ 2018 کا الیکشن بھول گئے ہیں۔۔ (شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ لوگ بھی بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ Please no cross talk. Order in the House, آپ لوگ خاموشی اختیار کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ان چھوکروٹوز کو چُپ کروائیں، یہ 2018 کا بھول گئے کہ یہ کہاں سے کس فیض کی گود میں فیض یاب ہوئے اگر یہ نہیں جانتے تو ہم جانتے ہیں؟ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے ملتمس ہوں کہ:

خدا سے خیر مانگو اس آشیانے کی
کہ نگاہ بدلی ہوئی ہے آسماں کی

جناب سپیکر! KPK کا الیکشن ہو تو ٹھیک الیکشن ہے پنجاب کا الیکشن ہو تو غلط الیکشن ہے۔ خود چلتی اسمبلی کو توڑ دیں، جس دن اعتماد کا ووٹ لیں اسی دن اسمبلی توڑ دیں اور کہیں کہ ہم نے جمہوریت کے لئے اسمبلی توڑدی۔ یہ کون سا طور طریقہ ہے؟ میرے بھائیو! اپنی غلطیوں پر غور کریں اور سوچیں کہ آپ کی قیادت آپ کو بند گلی میں لے کر گئی ہے۔ کیا ذوالفقار علی بھٹو پھانسی نہیں لگے تھے؟ کیا اسٹیبلشمنٹ پر الزام نہیں تھا؟ کیا نواز شریف سے تین بار اقتدار نہیں چھینا گیا؟ کیا یہ اسٹیبلشمنٹ پر الزام نہیں تھا؟ لیکن جس بند گلی میں آپ کو عمران خان لے کر گئے ہیں آپ اپنے لیڈر کو سمجھائیے اور خود بھی سمجھیے، اس محبت میں مت اتنا آگے جائیں کہ ملک کی بنیادیں ہلا دیں۔ میں نے ٹیلی ویژن پر کیپٹن کرنل شیر خان کا جلتا ہوا مجسمہ دیکھا، خدا کی قسم میں غازیوں اور شہیدوں کے علاقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں میں وہ دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہوں کہ جس کو نشان حیدر دیا گیا اس کے مجسمے کو جلایا گیا (مداخلت) اوئے ہوئے کہنا آسان ہے چھوکروٹو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .No cross talk please, no cross talk please جی، بلال صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یقیناً اپوزیشن نے حکومت پر اعتراض کرنا ہوتا ہے اور اس طرف کے لوگوں نے ان سے سیکھنا ہوتا ہے کیونکہ ہم کل کی اپوزیشن ہوں گے اور کچھ اور لوگ اقتدار میں بیٹھے ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! Wind up کریں نماز جمعہ کا ٹائم ہو رہا ہے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آخری تیس سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم سے اس شعر پر اپنی بات wind up کر دیتا ہوں۔

وفا کرو گے وفا کریں گے
جفا کرو گے جفا کریں گے
ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے
جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز خاموشی اختیار کریں۔ اب نماز جمعہ کے لئے ایک گھنٹہ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر نماز جمعۃ المبارک کے لئے اجلاس کی کارروائی ایک گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نماز جمعہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز اراکین مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، اب محترم جناب رفعت محمود اپنی بات کریں۔

سید رفعت محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق برصغیر کے عظیم بزرگ حضرت بابا سید شاہ سفیر رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان سے ہے، 4 سو سال قبل جب ہندوستان اور پاکستان ایک ہی ہوا کرتے تھے تو دُور دراز علاقوں سے لوگ شاہ سفیر دربار پر حاضری کے لئے آیا کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House خاموشی کے ساتھ شاہ صاحب کی بات سنیں۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! آج اگر میں یہاں اس مقام پر پہنچا ہوں تو قیدی نمبر 804 عمران خان صاحب کی وجہ سے پہنچا ہوں۔ میرے حلقہ کی 80 فیصد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ میرے حلقہ کی سڑکوں کا سروے بھی جاری ہے۔ میں لوگوں کی زندگیوں میں بہتری لانے کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جن سڑکوں کا سروے ہو رہا ہے ان کا کام جلد از جلد شروع کروایا جائے۔ میرے حلقہ میں ایک شہر دینا ہے جس کی عوام نے مجھے بھاری اکثریت سے کامیابی دلوائی ہے۔ دینا شہر جی ٹی روڈ پر دونوں اطراف آبادیوں پر مشتمل ہے اور یہ بہت گنجان آبادیاں

ہیں، اس شہر کے تمام لوگ پاکستان تحریک انصاف عمران خان کے چاہنے والے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ پیدل جی ٹی روڈ کراس کرتے ہیں وہاں ان لوگوں کی جانوں کی حفاظت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک پُل بنایا جائے کیونکہ آئے دن وہاں حادثات ہو رہے ہیں۔ جب بچے، بوڑھے اور نوجوان جی ٹی روڈ کراس کرتے ہیں تو اکثر روڈ ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی وفات پا جاتے ہیں تو میری وزیر خزانہ صاحب سے اپیل ہے کہ اس پُل کی تعمیر کے لئے بھی اس بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا شہر تحصیل سوہاوہ ہے، سوہاوہ شہر بھی جی ٹی روڈ پر واقع ہے اور سوہاوہ شہر کے جتنے بھی سکولز ہیں وہ مین جی ٹی روڈ پر واقع ہیں، جب چھوٹے بچے، بزرگ اور نوجوان اس شہر میں جانے کے لئے جی ٹی روڈ کراس کرتے ہیں تو وہ بھی آئے دن حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جی ٹی روڈ سوہاوہ پر پیدل گزرنے والوں کے لئے پُل بنایا جائے۔

جناب سپیکر! دینا شہر میں جو TMA کی حالت بہت نازک ہے وہ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہا، ہر طرف گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جو آج صاف ستھرا پنجاب کے دعوے کر رہے ہیں تو میں چاہوں گا کہ وزیر بلدیات، کمشنر پنڈی ڈویژن کے ساتھ دینا شہر کا وزٹ کریں اور دیکھیں کہ ہر جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ان گندگی کے ڈھیروں کی وجہ سے بچے، بوڑھے، نوجوان اور خواتین بھی بیمار ہو رہی ہیں اور اس گندگی کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل رہی ہیں تو میری گزارش ہے کہ وزیر بلدیات اپنے دفتر سے نکلیں اور کمشنر راولپنڈی ڈویژن کے ساتھ دینا شہر کا وزٹ کریں اور دیکھیں کہ وہاں پر کتنی گندگی ہے اور صفائی کی کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے اکثر دیہاتوں میں پانی کڑوا ہے اور لوگ تالابوں سے پانی پینے پر مجبور ہیں تو میری وزیر خزانہ صاحب سے اپیل ہے کہ جہاں پر میرے حلقہ میں پانی کڑوا ہے وہاں فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا چونکہ ابھی بہت سارے اراکین نے تقاریر کرنی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترم وسیم انجم سندھو!

جناب وسیم انجم: جناب سپیکر! شکریہ، خدائے قدوس کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب ناموں سے اعلیٰ اور مبارک ہے، ساری عزت اور جلال اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کو دینے کے بعد اپنے والدین اور اپنے پاسبانوں کے لئے جنہوں نے شبانہ روز میرے لئے دعائیں کیں پھر اپنے تاحیات قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد شہباز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ جن کی وجہ سے مجھے آج اس ایوان میں بات کرنے کا موقع ملا۔ (معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں ضمنی بجٹ پر بات کروں ایک آدھے جملے میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ:

ایک پیڑ محبت کا لگایا جائے
جس کا ہمسائے کے گھر بھی سایہ جائے

جناب سپیکر! بھلے ہم اکثریت میں ہوں یا اپوزیشن میں ہماری گفتگو ہمیشہ بڑی constructive اور purposeful ہونی چاہئے نہ کہ ایک دوسرے کو لعن طعن کریں یا برا بھلے کہیں کیونکہ پنجاب کی غیور عوام نے اپنے مسائل کے حل کے لئے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔

لفظ جب تک وضو نہیں کرتے
ہم تیری گفتگو نہیں کرتے

جناب سپیکر! سابق گورنمنٹ کی بچھائی ہوئی لینڈ مائنز کے باوجود موجودہ حکومت نے جس طرح سے عوام کے لئے ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ بنایا اور اسے بھاری اکثریت سے پاس کرایا میں اس کے لئے اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف اور وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جس طرح رمضان پیکج بڑی کامیابی کے ساتھ ہر مستحق کو اس کی دہلیز پر مل رہا ہے اسی طرح سے ہمارے بھی روزے چل رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحبہ اور ان کی ٹیم کی خوبصورت کاوش کی وجہ سے ہمیں 10 کروڑ روپے کی خطیر رقم دی گئی ہے۔ اس کے لئے میں اپنی مسیحی قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی اس پوری ٹیم کا دل سے ممنون ہوں۔ میں مسیحی قوم کی

نمائندگی کرتے ہوئے کچھ اہم مسائل جناب کی وساطت سے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سے ایسے حلقہ جات ہیں جہاں مسیحوں کے لئے قبرستان نہیں ہیں اور وہ بھی اپنے پیاروں کو اسی طرح سے دفناتے ہیں جس طرح ہمارے مسلمان بھائی دفناتے ہیں۔ ہم قبر پر قبر نکال رہے ہیں لہٰذا اس کے لئے ٹھوس اور جامع اقدامات کئے جائیں۔ 31-مارچ کو ہمارا ایسٹر ڈے ہے لہٰذا ہمارے تمام چرچز کے لئے foolproof سکیورٹی کا بندوبست کیا جائے۔ جبری مذہب کی تبدیلی اور امتیازی قوانین پر بھی ٹھوس اور جامع اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اگر اس بجٹ کی بات کی جائے تو اس شاندار بجٹ پر میں اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ بات کی جائے تو سابقہ گورنمنٹ کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! بہت شکریہ۔

جناب وسیم انجم: جناب سپیکر! پلیز ایک منٹ دے دیں میں نے بہت اہم مسائل پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! آخری پندرہ سیکنڈ میں اپنی بات wind up کریں۔

جناب وسیم انجم: جناب سپیکر! جی ٹی روڈ شاہدرہ سے شیخوپورہ روڈ تک ہمارا علاقہ لنک کرتا ہے اور وہ بائی پاس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے دونوں اطراف بڑی گنجان آبادی ہے اور اس کے کنارے پر ایک بوائز ہائی سکول اور ایک گرلز ہائی سکول ہے۔ وہاں چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہیں جن کا آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، وہ نالہ کبھی خوبصورت نہر تھی لیکن اب گندگی کا ڈھیر بن چکی ہے۔ لہٰذا اس کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے، فنانس منسٹر صاحب بھی اسے note کر رہے ہیں۔ جی، محترم جناب بریگیڈیئر مشتاق!

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Mr Speaker! Thank you very much for providing me this opportunity to speak on Supplementary Budget and so kind of you. ضمنی بجٹ پر بات کرنے سے پہلے دو courtesy comments دوں گا ایک comment یہ ہے کہ because it falls in your domain

میں اس اسمبلی کی surrounding میں سٹاف کا بہت pathetic رویہ دیکھ رہا ہوں اور you can do it یہ آپ کی improvement ہے، یہ آپ کی عزت ہے، یہ میری عزت ہے، یہ ہم سب کی عزت ہے whether they are sitting on the left side or on the right side یہاں پولیس کی چھ دنوں سے بات کر رہے ہیں پولیس کا جتنا pathetic رویہ outside on the main gates ہے ایسے لگتا ہے کہ وہ یہاں پر چوکیدار بھرتی ہوئے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی بندہ کسی وقت نہیں کھڑا ہوتا۔ They are security hazards to this building and to us. They are not for security. اگر یہاں پر کوئی پولیس آفیسر بیٹھا ہوا ہے تو please he should take note of it.

جناب سپیکر! میں تیسری بات کروں گا جو بہت ضروری ہے۔ آپ کی تین چار لفٹیں ہیں جب بھی جہاں پر بھی جاتے ہیں تو کبھی ایک ڈی ایس آجاتا ہے کبھی سٹاف آفیسر آجاتا ہے کہ اس کے لئے کھڑی ہیں پلیز اس کا تھوڑا سا خیال کریں۔ Now, I will come over to the budget خاص طور پر جو یہ ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے میں اس پر لمبی بات نہیں کروں گا چونکہ پانچ منٹ ہیں اس لئے اس کے تین چار figures پر جاؤں گا۔ یہ ایک فضول سا گورکھ دھندا کیا گیا ہے آپ نے جو بجٹ 23-2022 کا original پیش کیا تھا میں primarily C&W Department پر بات کروں گا آپ نے ongoing scheme اور اس وقت جو نئی سکیمیں add کی تھیں اس میں آپ نے total 80 billion allocate کئے تھے I repeat, here is the page with the relevant summary آپ نے only 80 billion allocate کئے لیکن جب آپ ضمنی بجٹ پیش کر رہے ہیں تو آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم 149 billion excess میں چلے گئے ہیں۔ کسی کو کوئی خدا کا خوف ہے کہ 80 بلین روپے کی projection ہے I am sure کہ فنانس منسٹر صاحب تھوڑی سی pain لیں اور سننے کی کوشش کریں کہ آپ نے 80 بلین روپے allocate کئے ہیں اور آپ نے 149 بلین روپے خرچ کئے ہیں۔ میں صرف C&W ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہوں آپ نے مختلف گرانٹس میں سے 48 بلین روپے لے کر re-appropriate کئے 23-2022 and now, you are asking this House کہ 101 ارب روپے کی گرانٹ دیں اور اسے منظور کریں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ بجٹ بنتا ہے

یا فضول exercise ہے ۔ میں تھوڑی سی گزارش کر دوں کہ میں نے اس بجٹ میں C&W ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا سا دیکھا ہے کہ hundred of schemes نئی چلائی جاتی ہیں لیکن یہ نہیں دیکھا جا رہا کہ پیچھے throw-forward کیا تھا۔ ایک اور گزارش کر دوں کہ 24-2023 کا جو بجٹ ہے 918 بلین روپے کا throw-forward ہے۔ مجھے وہ financial wizard بتا دیں جو اس ہاؤس میں بیٹھا ہے فنانس منسٹر صاحب بتا دیں کہ آپ اگلے سال 918 بلین کو کیسے cover کریں گے ؟ یہاں پر نہ کوئی پلاننگ ہے نہ کوئی سوچ ہے نہ سمجھ ہے۔ چیف منسٹر ہاؤس چلے جائیں تو آپ کی سکیم add ہو جائے گی لیکن آپ نے جو پچھلی تین چار سو سکیموں پر دو دو تین تین سو بلین روپے خرچ کیا ہے اس کا کیا کرنا ہے ؟ وہ کس کا پیسا ہے ؟ وہ اس کا پیسا ہے، وہ آپ کا پیسا ہے، وہ میرا پیسا ہے، وہ باہر بیٹھی پاکستانی عوام کا ہے، وہ پنجاب کی عوام کا پیسا ہے ۔ خدا کے لئے کچھ تھوڑی بہت sincerity کا مظاہرہ کریں۔ اگر سمجھ نہیں آ رہی تو کمیٹیاں بنا لیں یہ کمیٹیاں کیوں نہیں بنا رہے ۔ کمیٹیاں بنائیں ہو سکتا ہے ہماری guidance ہو جائے آپ hundreds of billion rupees خرچ کر رہے ہیں لیکن آپ کچھ بھی achieve نہیں کر رہے۔ تو میری آپ سے یہ request ہے کہ 101۔ارب روپے کی ضمنی رقم کی مجھے تو کوئی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ آپ اس رقم کی ہم سے منظوری کیوں لے رہے ہیں ؟ اس ملک میں آپ نے ہزاروں غیر قانونی کام کر دیئے ہیں تو اس رقم کی منظوری نہ بھی دیں تو آپ کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہو گا اور کم از کم ہم اس گناہ میں شامل نہیں ہونا چاہیں گے۔ میں بالکل اس رقم کی منظوری دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ حکومتی اراکین کی تعداد زیادہ ہے اور یہ اس کو منظور کروالیں گے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ the public fund is being wasted. جب تک آپ اس ہاؤس میں اس حوالے سے کوئی effective steps نہیں لیتے تو یہ کھیل جاری رہے گا اور جو اس کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اسے اُٹھا لیا جاتا ہے۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بریگیڈیئر مشتاق احمد بہت شکریہ۔ اب محترمہ فضہ میمونہ بات کریں گی۔

محترمہ فضہ میمونہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں اپنی قائد محترمہ مریم نواز صاحبہ کو پہلی خاتون وزیر اعلیٰ پنجاب بننے پر

مبارک پیش کرتی ہوں۔ میں ان کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس ایوان میں بطور رکن آنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میں اپنی وزیر اعلیٰ کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے 30 دن میں 28 پراجیکٹس شروع کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! چونکہ وقت کم ہے لہٰذا میں اپنے علاقے روہیلاں والی ضلع مظفر گڑھ پر focus کرنا چاہوں گی جو کہ ساؤتھ پنجاب میں آتا ہے۔ مظفر گڑھ سے ہیڈ پنجند تک two-way road بہت خستہ حال ہو چکی ہے، تقریباً ساری سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں۔ مظفر گڑھ سے ہیڈ پنجند تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے لیکن سڑک ٹوٹی ہونے کی وجہ سے یہ سفر کئی گھنٹوں میں طے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا یہ علاقہ آم اور گندم کی پیداوار کا گڑھ ہے۔ اس علاقے سے اعلیٰ quality کا آم دنیا بھر میں export کیا جاتا ہے۔ روحیلاں والی اور خان گڑھ کے علاقے ہر سال اربوں روپے کے آم پیدا کرتے ہیں جس سے ہر سال ایک خطیر رقم ملکی خزانے میں جمع ہوتی ہے۔ میں وزیر خزانہ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس موجودہ بجٹ میں مظفر گڑھ سے ہیڈ پنجند تک سڑک کی مرمت کے لئے funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میرا علاقہ پنجاب کے پسماندہ ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ میرے علاقے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی ڈگری کالج موجود نہیں ہے۔ اس وجہ سے لوگ محرومی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ ملتان اور ڈیرہ غازی خان جانے کے لئے distance بہت زیادہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ میرے علاقے میں بوائز اور گرلز ڈگری کالج بنائے جائیں تاکہ میرے علاقے کے نوجوان بچے اور بچیاں وہیں پر ہی تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! میرے علاقے روحیلاں والی میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہے جس کی وجہ سے وہاں پر مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں اور لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ میں گزارش کروں گی کہ ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے funds مہیا کئے جائیں تاکہ لوگوں کے حالات بہتر ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بہت شکریہ۔ اب جناب ندیم قریشی بات کریں گے۔

جناب محمد ندیم قریشی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی جرات کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آپ رمضان المبارک کی ان بڑی قیمتی ساعتوں میں ہم سب کو ایسے گناہ کی طرف لے کر جا رہے ہیں جس کا ہم دنیا میں جواب نہیں دے سکتے اور پھر جو آخرت میں حساب و کتاب ہو گا وہ تو اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہے۔ ضمنی بجٹ 2023-2022 میں حمزہ شہباز شریف صاحب کی حکومت کے اخراجات اور جناب محسن نقوی صاحب کی حکومت کے اخراجات شامل ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ندیم قریشی صاحب! میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور ہماری بخشش فرمائے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آج آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دینا ہے۔ آپ جو یہ فرماتے ہیں کہ 30 یا 20 سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔ ہم آپ سے کوئی Jazz کا package نہیں مانگ رہے ہوتے۔ آپ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر رمضان المبارک کے مہینے میں جو وقت چائے یا کافی پینے میں ضائع کرتے ہیں وہی وقت اس ہاؤس کو دیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ میری آپ سے مراد آپ کی ذات نہیں بلکہ آپ کا وہ تمام staff ہے جو اسمبلی کی کارروائی کو بالکل غیر اہم سمجھتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! آپ مہربانی کر کے بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ 2023-2022 کا ضمنی بجٹ 17۔ارب روپے کا ہے۔ کیا آپ ہم سے ایک گناہ کبیرہ کروانا چاہتے ہیں؟ جس دوران پنجاب میں ایک غیر جمہوری، غیر آئینی اور غیر اخلاقی حکومت قائم تھی جس نے پنجاب کی عوام کے اربوں روپے کو باپ کا مال سمجھ کر مال غنیمت کی طرح لوٹا ہے۔ آج اس حکومت سے کوئی شخص پوچھنے والا نہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ شاید وقت کی ستم ظریفی آپ لوگوں کو یہ بات سکھا دے گی کہ اب ہم جمہور کی آزادی کی طرف بڑھیں۔ ہم جعلی جمہوریت سے باہر نکل کر صحیح معنوں میں عوام کی حکمرانی کریں۔ بدنصیبی یہ ہے کہ حزب اقتدار کے بیٹھے ہوئے دوستوں کو اس بات کا احساس نہیں ہے۔ کسی شاعر نے آپ ہی کے بارے میں کہا تھا کہ:

آزادی جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹا دو

جناب سپیکر! آج ہم جعلی جمہوریت کے ان پروردہ لوگوں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں جو ایک غیر آئینی حکومت کو تحفظ دینے کے لئے پنجاب اسمبلی کے اراکین کو گناہ کبیرہ کی طرف لے کر جا رہے ہیں اور ہم سے 617۔ ارب روپے کا ضمنی منظور کروانا چاہتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Please, order in the House حسان ریاض صاحب! تشریف رکھیں۔ کرمانی صاحب اور رانا سکندر صاحب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ سچ سننا نہیں چاہتے۔ انہیں پتا نہیں کہ رمضان کے مقدس مہینے میں اور ان آیات کی موجودگی میں جو اس ایوان کی چھت پر لکھی ہوئی ہیں ہم سے غلط کام کروایا جا رہا ہے۔ پنجاب میں غریب آدمی کے بچے آج بھی benches کے بغیر سکول میں بیٹھتے ہیں اور پنجاب کی 60 فیصد آبادی پینے کے صاف پانی سے محروم ہے۔ پنجاب کا ہر غریب آدمی مریم نواز صاحبہ سے بجلی کے تین سو units مفت طلب کر رہا ہے۔ ابھی خوشامد کرنے والوں کی ایک فوج نے مریم نواز صاحبہ کو قائد ایوان اور قائد ذی وقار کے القابات سے نوازا ہے۔ بجلی کے تین سو units استعمال کرنے والے لوگ پوچھتے ہیں کہ 617۔ ارب روپے کے ضمنی بجٹ کا بوجھ ہم پر کیوں ڈال رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ کی توجہ Demand No.23 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جو کہ ضمنی بجٹ کی کتاب کے صفحہ نمبر 333 پر ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ:

REPAYMENT OF LOANS TO OTHER IDENTITIES

Total Principle Repayment of Loans-Domestic to Financial Institutions for Payment to Food Department for Debt Retirements.

اس ایوان کے دونوں اطراف کے معزز اراکین نہیں جانتے ہوں گے کہ 225-ارب روپے کون سی repayment کے لئے رکھا گیا ہے؟ محسن نقوی صاحب نے اپنے دور حکومت میں گندم کی خریداری کی تھی اور اس خریداری پر آج بھی پنجاب حکومت کی طرف سے 25 کروڑ روپے روزانہ کے حساب سے مارک اَپ دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری بجٹ تقاریر صرف فوٹو سیشن کے لئے ہیں یا اپنی پارٹی اور حلقے میں نمبر بنانے کے لئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس گفتگو کا ایک ایک لفظ بڑا اہم ہوتا ہے۔ میں اپنے قائد حزب اختلاف سے بھی درخواست کروں گا کہ آپ بھی محترم ڈپٹی سپیکر صاحب کی وساطت سے اس حکومت سے جواب طلب کریں کہ وہ گندم جو آج سٹوروں میں گل سڑ رہی ہے اس میں پنجاب کی عوام کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر! نگران وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ میں ساؤتھ پنجاب میں کابینہ کی میٹنگ کروں گا اور اس کے اخراجات میں اپنی جیب سے ادا کروں گا۔ ساؤتھ پنجاب میں صوبائی کابینہ کی دو meetings کی گئیں جو کہ غیر آئینی تھیں مجھے بتایا جائے کہ ان meetings کے اخراجات کس نے دیئے؟ ان meetings کے اخراجات وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے ادا کئے ہیں۔ آپ پوری قوم کو بے وقوف بنا کر یہ سوچ رہے ہیں کہ شاید لوگوں کو علم نہیں جبکہ لوگ سب کچھ جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ 17-ارب روپے کا ضمنی بجٹ پنجاب پولیس کو دے رہے ہیں۔ آج پنجاب پولیس کے آئی جی کو بُلا کر میڈل دے رہے ہیں صرف اس لئے کہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے گھروں کی دیواریں توڑ دیں اور انہوں نے چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کر دیا۔ میں نے 16-مارچ کو یہاں اپنی گفتگو میں گزارش کی تھی پنجاب میں پتنگ بازوں کے خلاف campaign شروع کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! wind up کرلیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! دو منٹ میری بات سُن لیں اور سخت باتیں بھی سُن لیا کریں۔ یہ جو آپ کی نشست ہم سے اونچی لگائی گئی ہے اور ہمیں نیچے بٹھایا گیا ہے اس کی بڑی اہمیت ہے۔.You are not our boss آپ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے نمائندوں کے

custodian ہیں۔ حق بات سُنتے ہوئے آپ کو کیوں ناگواری ہوتی ہے؟ میں نے 16-مارچ کو ایوان میں بات کرتے ہوئے بتایا کہ پتنگ بازی کے خلاف ایک crackdown ہو رہا ہے جس میں صرف نوجوان پتنگ اُڑانے والوں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ میری باتوں پر کسی نے دھیان نہیں دیا اور نہ ہی کوئی ایکشن لیا گیا۔ ڈجکوٹ فیصل آباد میں جب ایک نوجوان ڈور پھرنے سے فوت ہو گیا تو اس کے بعد پنجاب پولیس کو ہوش آیا۔ آپ نے اپنے وزیر پارلیمانی امور سے کہا کہ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے اقدامات کریں اور اس حوالے سے درج کئے گئے مقدمات کی تعداد بتائیں۔ انہوں نے ایک ہزار مقدمات کا ذکر کیا لیکن ان میں سے ایک بھی مقدمہ کسی پتنگ فروش کے خلاف نہیں تھا۔

جناب سپیکر! آپ 17-ارب روپے کا بجٹ اس پولیس کے لئے رکھ رہے ہیں میں نے دیکھا کہ ہمارے رُکن اسمبلی ملک عبدالوحید صاحب کے ساتھ ایک پولیس افسر نے بدتمیزی کی۔ میں پولیس کے محکمے کے خلاف نہیں ہوں کیونکہ پولیس میں خُرم شہزاد جیسے، منیر مارتھ جیسے، صادق ڈوگر جیسے، چودھری مقبول جٹ جیسے اچھے لوگ بھی موجود ہیں لیکن پنجاب کے لوگوں کے ساتھ پنجاب پولیس جو سلوک کر رہی ہے آپ اپنے شاہی protocol کے علاوہ اپنی ذاتی گاڑی پر ذرا ٹھوکر نیاز بیگ cross کر کے دِکھا دیں۔ ٹھوکر نیاز بیگ پر پنجاب پولیس آپ کا جو حشر کرے گی اور آپ اُس پولیس کو medal دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! بہت شکریہ۔ جناب خُرم خان ورک صاحب!

جناب خُرم خان ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! It's an honor to speak in this esteemed House. میں سب سے پہلے اپنے حلقہ پی پی-48 سیالکوٹ کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے مجھے as an independent candidate elect کیا۔ اُس کے بعد میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور اُن کی ٹیم خاص طور پر وزیر خزانہ کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے ان crucial حالات میں بہت balanced بجٹ دیا۔

جناب سپیکر! میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے حلقہ پی پی-48 جو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں واقعہ ہے اُس کے مسائل کا ضرور ذکر کروں گا۔ میرا حلقہ سیالکوٹ کا سب سے پسماندہ حلقہ ہے اور بدقسمتی سے پہلے یہاں سے جو منتخب نمائندے تھے انہوں نے حلقے کی ترقی

اور لوگوں کی بہبود پر کوئی توجہ نہ دی۔ میرے حلقے کو جو سڑکیں link کرتی ہیں سیالکوٹ پسرور روڈ، چونڈہ سبز پیر روڈ، بھڈیانہ، معراج کے روڈ، یہ سب سڑکیں ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہیں لیکن یہ بہت اہم link roads ہیں اور ہزاروں لاکھوں لوگ ان کے ذریعے روزانہ سفر کرتے ہیں اس لئے ان کا بننا انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کے BHUs کا بہت بُرا حال ہے اور چونڈہ کے RHC کا بھی بُرا حال ہے۔ لوگوں کو ادویات میسر ہیں، نہ وہاں پر ڈاکٹرز ہیں اور نہ ہی انہیں کوئی treatment ملتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ میرے حلقے کے تمام مسائل کو نوٹ کیا جائے اور خاص طور پر میرے حلقے کی عوام کو صحت کی سہولیات ترجیحی بنیادوں پر دی جائیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کے سکولوں کی حالت بھی بہت خراب ہے۔ میرے حلقے کے لوگوں کا مطالبہ ہے کہ میرے حلقے کے تمام پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو up-grade کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے حلقے میں filtration plants کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ میرے حلقے کے قبرستانوں کی چاردیواریوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اسی طرح میرے پورے حلقے میں کوئی ایک بھی stadium or sports complex نہیں ہے۔ میرے حلقے کے لوگوں کے بنیادی مسائل دُور ہونے چاہئیں اور اُن کی ضروریات top priority پر پوری ہونی چاہئیں۔ انہوں نے مجھے منتخب کیا ہے اور اسی وجہ سے آج میں اسمبلی میں کھڑا ہو کر اُن کے حقوق کی بات کر رہا ہوں تو یہ اُن کی مہربانی ہے۔ میں being a part of Treasury Benches اُن کے حقوق کے لئے پوری کوشش کروں گا اور آواز اُٹھاؤں گا۔ میں گزارش کروں گا کہ میری تحصیل کو development کی top priority پر رکھا جائے اور ہمارے بنیادی حقوق top priority پر دیئے جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، شیخ امتیاز صاحب!

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں بجٹ پر بات کروں حزب اقتدار کے میرے ایک دوست نے کہا کہ corrupt police ہمارے ماتھے کا جھومر ہے تو

یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اُنہیں یہ بھی کہہ دینا چاہئے تھا کہ IG ساڈے نک دا کوکا اے، CCPO ہمارے کانوں کے جھومر ہیں اور SP's ہمارے پاؤں کے گھنگھرو ہیں اور پھر ناچیں دونوں مل کے corruption کا ننگا ناچ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کتاب میں 617۔ارب روپے voted اور 247۔ارب روپے charged ہیں اس کتاب کے ہر صفحہ پر عیاشیوں اور corruption کی داستانیں ہیں۔ supplementary budget اس لئے آتا ہے کہ original budget بنانے والے نالائق ہوتے ہیں کیونکہ وہ صحیح estimation نہیں کر سکتے۔110۔ارب روپے communication کے لئے اور roads and bridges کے لئے 101۔ارب روپے دیئے گئے ہیں۔ نگران حکومت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں affidavit جمع کراتی تھی کہ ہمارے پاس الیکشن کے لئے 50۔ارب روپے نہیں ہیں۔ کیا bridges بنانا نگران حکومت کا کام ہے، کیا roads بنانا نگران حکومت کا کام ہے؟ جس کا جو کام ہوتا ہے اُس کو وہی کام کرنا چاہئے اگر نگران حکومت نے وقت پر الیکشن نہیں کرایا تو ان کو accountable کون کرے گا؟

جناب سپیکر! Employees کی تنخواہ ہر ایک کو پتا ہوتا ہے اُس کی estimation میں کوئی غلطی نہیں ہونی چاہئے لیکن ہر صفحہ پر loans and grants لکھا ہے۔ مجھے اس کتاب سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں صحیح خوراک نہ ہونے کی وجہ سے 80 فیصد بچوں کا دماغ develop نہیں کرتا اور جب بچوں کا دماغ develop نہیں کرتا تو پھر ان جیسے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کا Inspection Cell ایک کروڑ 60 لاکھ روپے کی Fortuner خریدتا ہے۔ ایسا ملک جس میں آٹے کے ایک تھیلے کے لئے خواتین lines میں لگ کر اپنی جانیں دے دیتی ہیں وہاں پر گورنر 5 کروڑ روپے کی گاڑی خریدتا ہے۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں اپنے بچے کو تکلیف میں دیکھ کر ماں اُس کا گلہ خود گھونٹ دیتی ہے لیکن اُس ملک کے وزیر اعظم کے sub office کی security پر 12 کروڑ روپے خرچ ہوتا ہے۔ یہ حزب اقتدار والے ہمیں کہتے ہیں کہ ہم تیاری کر کے نہیں آتے اور ان کی اپنی تقریریں تیرے نام سے شروع اور تیرے نام پر ختم۔ میں پورے Treasury Benches کو challenge کر رہا ہوں ابھی میرے دوستوں نے 2 heads کی بات کی جن میں سے ایک head کے 208۔ارب روپے اور

دوسرے head میں 225- ارب روپے ہے اور ہر grant کے آگے تفصیل لکھی ہوئی ہے کہ یہ پیسے فلاں کام کے لئے دیئے گئے یا یہ پیسے گاڑی خریدنے کے لئے دیئے گئے۔ حزب اختلاف کے میرے دوستوں اور قائد حزب اختلاف نے بھی جیسے کہا ہے کہ یہ 433- ارب روپے اس کتاب کا 70 فیصد ہے اور یہ تیاری کر کے آتے ہیں میرا ان کو challenge ہے یہ دونوں heads کا حساب آج یہاں پر بتائیں اور اگر یہ ہمیں نہیں بتائیں گے تو پھر ان کو اس پر yes کہنے کا حق نہیں ہے اور اگر یہ نہیں بتا سکتے تو یہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے۔ ہم یہ بجٹ اور اس کی یہ دو گرانٹ منظور نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے بلکہ یہ عوام کا پیسا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترم جناب سلمان شاہد صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ذوالفقار بھٹی صاحب۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اب میں وزیر خزانہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ wind up speech کریں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ wind up speech کل صبح پر لے جائیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): کیا آپ کی تیاری نہیں ہے؟

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہماری تیاری ہے لیکن میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ابھی تقاریر ختم کی ہیں۔ میں کوئی نئی بات نہیں کر رہا۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ wind up speech اگلے دن پر چلی جاتی ہے۔ آپ اسمبلی کی روایات اٹھا کر دیکھ لیں۔ یہ روایت رہی ہے اس لئے میری درخواست ہے۔ اگر آپ کہیں گے تو میں windup speech کرنے کو تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! معزز وزیر خزانہ صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بے شک کل wind up speech کر لیں لیکن یہ ہماری یہ بات admit کر لیں کہ ہم نے جو point out کیا ہے۔ انہیں یہ admit کرنا چاہئے کہ ہم نے آج ان کی راہنمائی کی ہے۔ میاں مجتبیٰ صاحب پہلے بھی وزیر خزانہ رہ چکے ہیں۔ ہم تیسری دفعہ اسمبلی میں اکٹھے ہیں۔ یہ seasoned politician ہیں۔ میری ٹیم کی پوری تیاری تھی جس

پر یہ اگلے دن windup speech کرنے کے لئے مجبور ہوئے ہیں۔ یہ روایت ہے اور یہ ہوتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں یہ صبح windup speech کر لیں لیکن اس بات کو بھی admit کرنا چاہئے کہ ہم نے پوری طرح سے نشاندہی کی ہے۔ اس میں ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ہم کوئی ارسطو بن گئے ہیں لیکن پہلے بجٹ کی کتابوں کو کوئی پڑھتا نہیں تھا۔ یہ بڑی بڑی کتابیں آتی تھیں اور اسی طرح آگے چلی جاتی تھیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ وزیر خزانہ صاحب کل تقریر کر لیں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ان کو بہت appreciate کروں گا کہ انہوں نے سات ماہ کے پی ٹی آئی کے سپلیمنٹری بجٹ پر بات کی ہے۔ 23-2022 میں سات ماہ پرویز الٰہی صاحب کی حکومت تھی۔ انہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا اور حمزہ شہباز شریف کا یہاں ذکر کیا گیا۔ اس سارے بجٹ میں حمزہ شہباز شریف صاحب کی صرف 22 دن حکومت رہی اور اس میں کوئی سپلیمنٹری بجٹ خرچ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! پانچ ماہ کا نگران حکومت کا سپلیمنٹری بجٹ ہے۔ میں کل صبح ان کو figures بتاؤں گا۔ معزز اراکین جو پہلی دفعہ اس ایوان میں آئے ہیں۔ ان کو بجٹ کی کتابیں دیکھنی نہیں آتیں لیکن مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب کو بھی بجٹ کی کتابیں دیکھنی نہیں آتیں۔ میں صبح اس کا جواب دوں گا۔ یہاں بار بار جو 208 کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں ان کو صبح accounts بتاؤں گا کہ اس کی ساری detail اس کتاب میں ہوتی ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کی کارروائی 30-مارچ 2024 بروز ہفتہ صبح 10:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔